Chitra

چترابکاؤلی

باب پہلا پردہ پہلا

دربار گیت

راجوں کے راج آئے ۔ جگ کے سرتاج آئے۔
اندر مہاراج آئے ۔ عالی دربار ہے ۔
بادل کی فوج پر ۔ پانی کی موج پر۔
تیسرے میں اوج پر ۔ جگ کے سردار ہے۔
گرجے گرجائے ابر ۔ نوبت بجوائے ابر۔
کڑکا سنائے ابر ۔ بندۂ سرکار ہے۔
بجلی تلوار ہے ۔ نورالانوار ہے۔
دم میں اسرار ہے ۔ دم میں اظہار ہے

گانا سب۔ راجندر ایم جھیم جھوم سنانا نانا۔ دیوے نادر زر سیم جانا قدردانی ڈالی دھوم ڈالی دھوم سنانا دانا نانا نانا ہرا بھرا ان دونوں سرگم ہر دم گائیں بجائیں دو چند ماہ بلوہ کرہ کرہ دھا کر ذکر کرو چٹ پٹ گن کٹ کڑ دھا۔ متھا چکت دسن وملکت جگ بڑے جگدھر بڑے جگدھا۔

اندر زبانی۔ اے سبھا میں راگ ورنگ کا رنگ جمانے والیو یہ رنگ زمانہ میں وہ انگریز اس دورنگی سرا میں رنگا رنگ کی رنگینیں نہ دکھاتا۔ تو ہم سے رنگیلوں کو سوائے ایک کے ہرگز رنگ برنگی مزانہ آتا۔ اور ہم اپنی فکر کے رنگ سے دانش و فرہنگ سے۔ بتاؤ تجھکو رنگینی سے رنگا رنگ

عالم میں زیادہ سب سے ہے چنچل کس کا رنگ عالم میں

پریاں۔گانا۔کیا سہائے رنگ جو مورا رنگ۔مورے رنگ سے ہی کھل رہو ہر رنگ

نیلم۔ نیلم کا ہی رنگ نرالا۔برکھا کی رت میں چمکے سو مورا رنگ

پکھراج۔ پکھراج ہے ہر رنگ سے نرالا۔فصل خزاں پر چمکے سو مورا رنگ

لال۔ لال برنگ جگ گل لالہ۔فصل بہاری پر چمکے مورا رنگ

سبز پری۔سبز پری میں سب سے ہوں اعلیٰ۔رت ہی رت میں چمکے جو مورا رنگ

اندر۔زبانی۔اے ہماری پرستان کی پرستارو گلعذارو اگر بکاؤلی اس رنگ ڈھنگ کا بول سن لیتی پھر رنگ تم سے خوش رنگ جواب دیتی مگر نہیں معلوم بکاؤلی کس آرام گاہ کی بارہ دری میں ہے۔کس کاروبار سرسری میں ہے۔جو دربار کا آنا بھول گئی۔

نیلم پری۔اے ابر رحمت۔کیا جانے اس میں کون سی دھن ہے سمائی زیر زمین گئی ہے کہ فوق سما

سبز پری۔یہ لو حضور عمر بڑی ہے وہ آ گئی

آنا بکاؤلی کا ناچتے ہوئے گت کو

بکاؤلی۔زبانی۔ہے راجن کے راج تم جگ جگ کریو راج۔حاضر ہو دربار میں یہ چنبری محتاج کوئی ہری کوئی لال ہے کوئی نیلم پکھراج میں عاجز ہو خاک سے رکھیو موری لاج۔

اندر۔گانا اے رنگی رنگیلے تو رنگ نت رنگ۔راگ رنگت کہہ چمنت۔دنیا میں کون اعلیٰ رنگی تو رنگ رنگ رنگ برنگی ہر ہر رنگت دن رینا۔

نظر پڑت تو ہے کون رنگیلی۔کیا رنگوں میں رنگ نرالا

بکاؤلی۔زبانی۔مہاراج دھیراج عالم کے سرتاج ہر ایک اپنا اپنا رنگ لاتا ہے نرالا ڈھنگ دکھاتا ہے خوبی بر اتراتا ہے۔لو ابھی نیل گنٹھ کی بات بولی

کبت۔رنگت میں نیلی دیکھی سنجاب جھبیلی دیکھو بانکی چھبیلی دیکھو جون نیلی دیکھو اس کے بعد اس ہلدی کی گانٹھ نے بھی دل کی گرہ کھولی۔

صورت جو چھیلی دیکھو سیرت رسیلی دیکھو۔ ہر ایک رنگیلی دیکھو تو میں گٹھیلی دیکھو۔ بعد اس کے گیروا سیُ بھی چلائے

لال دل کی لال ہوں۔ صاحب جمال ہوں۔ خوبی کمال ہوں رکھتی کمال ہوں۔ پھر تو یہ گھانسی تک اترائی۔

ہری بھری ڈال ہوں۔ ہرا بھرا مال ہوں۔ کھڑی ہر سال ہوں پری بے مثال ہوں۔

مگر سبزی کے گیان میں نہیں دنیا میں کوئی سفید کے ثانی رنگ کیونکہ وہ ہے اصل نور کی صورت۔ اور سب بنی ہوئی مورت۔

اندر — آہا واہ۔ واہ آفرین سب سے اعلےٰ بات کہی سفید کے ثانی کوئی رنگ نہیں

بکاؤلی — اور وہ سفید رنگ نورانی انسان میں ہے اس کی مثال زمین میں نہ آسمان میں ہے۔ نظر اُٹھاتی ہوں تو اس کے مقابل میں کوئی نہیں پاتی ہوں۔ انصاف پر آتی ہوں تو پری ہو کر شرماتی ہوں۔

اندر — آہا جوڑ تو خوب ملایا جو سب پریوں کو شرمایا۔

بکاؤلی۔ گانا۔ آدم میں سب صفت سنا کے راجہ کے گلشن میں پسند آئی ہوں

آج میں لالوں کی لعل بنی ہوں۔ صاحب حسن و جمال بنی ہوں بشر کے رنگ نئے ڈھنگ تبلا کے۔ راجہ کے۔

نیلم زبانی۔ آہا آتے ہی چھیڑ چھاڑ ہے تو پھر ہمارا کیا بگاڑ ہے

زبانی — ایک طرف سب رنگ ہیں میں ہوں الگ مہاراج۔ تیوری اُن کی چڑھ گئی رکھیو موری لاج۔

نیلم — رکھیو اس کی لاج ضروری اے جگ کے سرتاج۔ عاجز ہے یہ خاک ہے رکھیو اس کی لاج۔

سب پریاں گانا۔ مہاراج سنئے فسانہ۔ تیر عشق کا ہے یہ نشانہ

غیر کف سے ہے ناطہ بکھانا — جاناں آدم کو ہے اس نے جانا

کیوں چلن کیا تو نے کمینہ — تھی تو نیکوں میں در ثمینہ

اب شہا اس کی جان گئی — بخشئے تجھے قصور پچھینہ

اندر نظم مور کو ہونے لگی افسوس الفت مار کی۔ نور ہو کر رہتی ہے جانیگو غیرت نار
کی۔ زرد والے کو پسند آئی ہے صورت زار کی۔ دور ہو مردار کہلاتی ہے غیرت
وار کی

اندر گانا دور دور ادناری ناکاری آزاری بازاری پری کے تن کا نور کیا نہیں ملا
جنون کا جنا نور کیا نہیں ملا۔ ترس ترس بشر کے دہن پہ خود پسند جائے
گری دہاے پڑی لکھی ہے تیرے تام ناری خاک دھول۔ دور

زبانی ارے کوئی لیجاؤ اس بدکار مردار کا سر کاٹ کر الٹا لٹکاؤ

سبز پری زبانی۔ حضور فیض گنجور عرض کروں معاف ہو قصور۔
پری نے خود بخود سایہ جا کے نور پہ ڈالا۔ یہ قدرت نے دل اسکا ایسے دستور
پہ ڈالا ہے جن و پری حور فرشتہ کون گنتی میں۔ خدا نے بھی تو اپنا نور کوہ
طور پہ ڈالا

زبانی بکاؤلی پری ہماری سرفراز زینت دربار ہے اگر یہ چاند غضب کے بادل میں چھپایا
جائیگا۔ تو بندہ پرور ہم جیسے ستاروں کا لشکر بغیر سردار کے ابتر ہو جائیگا

بیت سزا کوئی ایسی نکلتی رہے ٭ کہ زندہ رہے اور جلتی رہے
یہ پوشاک جرمی بدلتی رہے ٭ تو پھر کوری سانچے میں ڈھلتی رہے

اندر زبانی۔ ٹھیک ہے یہ تیری بھی رائے ضرور۔ یہ ایسی ہی سزا پائے ارے کوئی ہے
لیجاؤ۔ آگ میں جلاؤ۔ اور پاک کر کے ہمارے حضور میں لایا کرو

سب گانا چندے مہتاب ڈوبی گندے تالاب میں۔ الامان۔ الامان۔ الامان۔ الامان
ہائے ہائے ہائے۔ سردار بر تراخیر نور ہوئی بے جوہر گل ابتر پری دلبر
اندر پری مہاسندر۔ پریوں کی افسر گری کمتر پر۔ پڑا دوں سے ناتا چھوڑا۔
غباتوں سے منہ کو موڑا۔ یک ہم خوردوں کو چھوڑا۔ بے نوروں سے
رشتہ جوڑا۔ ہائے ہائے ہائے

اندر نظم زبانی۔ اے نور نار عشق بشر میں جلی ہوئی۔ تو پاک نار نور سے ہو کر بھلی ہوئی
شفیع اوڑ لکے راگ کے محفل کو گرم کر۔ سانچے سے نور کے ہی تو نکلی ڈھلی ہوئی

بکاولی گانا یارب جال کھل جائے۔ عشق کیا کیوں تو نے پیدا۔ کانوں سنا الزام دھوم دھام

ہے۔ سن سن ہوئے ہوش گم حال۔
پریت میں سلگا تن جل جل کے جان پڑی ہے اب جل کے دل ہے دشمن ہے

ہے۔ میرے پر غم ہوئے ہم ہمدم ہوے گم۔ حال کھل جائے

اندر۔ زبانی۔ ابیات۔ سب درباری۔
افسوس عشق زلف مسلسل نہیں گیا۔ رسی تمام جل گئی پر بل نہیں گیا
اے شمع رو وہ سوز تیرا ٹل نہیں گیا۔ رسی تمام جل گئی پر بل نہیں گیا
تو جل گئی وہ شوق تیرا جل نہیں گیا۔ رسی تمام جل گئی پر بل نہیں گیا

بکاؤلی۔ زبانی۔ حضور پر نور بندی فرماں بردار ہے مگر اس منحت دل سے لاچار ہے عجب
نابکار ناہنجار ہے نیک و بد پہچانتا نہیں۔ سمجھانے سے مانتا نہیں

ابیات۔ اگر اچھا ہو گنہگار۔ پر خطا کے لئے۔ نکالوں دل کو بدن سے ابھی سزا کیلئے
پہ ملادرباری۔ تو اپنے دلکو وہ دیتی ہے سزا کے لئے۔ بتا تو دوسرا دل بھی ہے دلربا کے لئے
رکھا ہے لاکی پرستان میں جو دلبر کو۔ تو اس کیواسطے کیا کہتی ہے خدا کے لئے

اندر۔ زبانی۔ میں کہا سبب او بے ادب تجھ پہ ٹوٹے غضب۔ اب یہاں تک اترائی کہ ہمارے
بغیر فرمان انسان کو پرستان میں لائی ہوا میں خاک اڑائی
نوامیں کیچ ملائی۔

اندر۔ گانا۔ کوئی لینا بیگ خبر جیا مورا ستاسے انسان۔ لینا۔ ایسے بن میں اٹھا جھٹکا۔
ٹیک ڈالو ہے۔ بن دیکھے جان نا کوئی۔ کوئی جاؤ اٹھاؤ اٹھاؤ اٹھاؤ
ایسا دیکھو جو چپل یہ کوڑ کا ہو سنگ دکھ دینا۔

نظم
او بے غیرت نوری صورت خاکی مورت جا کر بن جا
آنکھ لڑا ئے پھر نہ کسی سے آنکھوں سے بھی پتھر بن جا
میں نے تجھ کو قوم پری سے دور کیا بے نور ہوئی
آج سے جنات نگر اور اندراسن سے دور ہوئی

مرتے دم تک تیری جدائی اب مجھکو منظور ہوئی۔ اور دوسری سزا یہ ہے
ایک سماوہ تیرا دلبر پیچ میں آکر پھنس جائے۔ اس لی قوم کی عورت
کا دل اس کی خاطر للچائے۔

جبتک تجھ سی شادی کی وُہ لینے اجازت نہ آئے۔ اور تو بھی اُسکو اپنی مرضی کا اقرار نہ اسکو تبلائے۔ بیٹے جی اس جرم سے تو چھٹکارا کبھی نہ پائیگے سن سن یہ بھید تو جو اسی کرسنائیگی۔ مانند اپنے اُسکو بھی پتھر بنائیگی

گاناطرز۔ او بدکار او مغرور۔ او بد نام او بے نور۔ دور دور یہاں سے دور۔ سراسر ہے تو پُر قصور۔ دور دور عیب دار۔ تھوری تجھ پہ نابکار سنگ بن حرام کار۔ آوے تن سے او بے شعور۔

باب پہلا پردہ دوسرا

جنگل

تاج الملوک۔ گانا۔ کوئی حال کہو جاکے۔ میری پری کو سمجھا کے
تیری خبر کون مجھے دے۔ اور لاوے کون نشاں
تجھے کہاں پاؤں آجان یہی ہے دھیان رہا حیران کوئی۔
اے پنکھ پکھیرو اُڑتے پھرتے تم جگہ پر دور
کہیں دیکھی وہ میری حور سراسر نور جو ہے مشہور
سنو سنو اے بن کے درختو سنو میری فریاد
کہاں چھپا میرا شمشاد کرو امداد میں ہوں برباد
اے زمین تو پھٹ ذرا تو ہٹ جا نظر پڑے اسرار
کہاں چھپی ہے وہ دلدار گل بے خار میری دلدار
ہو اسلام و پیام میں ہے جہان میں تیرا نام
جہاں ہے وہ گل اندام تو دے پیغام یہ ہی کام کوئی

باب پہلا پردہ تیسرا

باغ

سبزپریاں۔ گانا ہل رہو ہم جھوم کو ہی سیر دیکھنا۔ بھالنا۔ قدرت

بادل چھپائی ہے [illegible] قدرتی پر [illegible] گاری کی
جان کے باغ کے نور چراغ کی چمک ودمک غضب جاتی پر اُس کے
بو سکے باغ کے پھول میں تڑک بھڑک عجب جاتی تک تک۔
قدرت چھپا حکمت فطرت کھٹ پٹ کنا سیر۔

نیلم زبانی۔ کیا قدرتی چمن نظر آیا ہرا ہُوا۔ کملائے دل نے اس کو جو پایا ہرا ہُوا
سبز۔ ہائے اندراسن میں جبکہ حکم راجہ کا ہُوا۔ جو آدم ہے ارم میں پھول پہ شیدا ہُوا
اسکو نیچے ڈال دو بن بن پھرے بھٹکا ہُوا۔ ہائے بہنو کیا کہوں جو کچھ مجھے صدمہ ہُوا
حکم سے راجہ کی میں بندی وہاں مجبور تھی۔ ورنہ ایسی بات جان و دل سے منظور تھی
پکھراج۔ آہ بندی حکم راجہ سے وہاں مجبور تھی۔
لال۔ کیوں نہیں کہتی کہ میں الفت میں چکنا چور تھی۔
نیلم۔ یہ وہی ہیں دیکھو جی نیکوں میں مشہور تھی۔ گندے قطرے کی محبت
بندے کی منظور تھی۔

سب۔ بے حیا چل دور ہو غیرت تجھے نہیں آتی۔
دشمنوں پر تو ترس کھاتی ہے شرماتی نہیں۔
سبز۔ دور کو کب نظر آئے شکل اہلکار کی۔ جو کو ہو گیا محبت بیکس ولاچار کی
گو یہ ہے آخر جو پلی شاہ و نمدسنگار کی۔ دور کر دو دل سے باتیں غیرت و
پندار کی۔
سب۔ بے حیا چل دور غیرت تجھے آتی نہیں۔ دشمنوں پر تو ترس کھاتی ہے شرماتی نہیں

۱ انجان ہے ذی شان جان کو جانا
۲ کیا سمجھے وہ انسان سے نادان کو دانا۔
۳ ہے خاک اور پانی سے جو انسان کو دانا۔
سبز۔ پھر کس لئے ہے تم نے سلیمان کو مانا۔
سب۔ ہیہات یہ بدذات نے کیا بات نکالی۔ اس خاک کے پتلے میں کرامات نکالی
سبز۔ بہتر ہے انسان کو دشنام نہ دینا۔ اس عشق کے سلطان کو الزام نہ دینا

(تاج کا اندر سے گانا)

(حیران ہونا سب پریوں کا)

تاج الملوک - گانا

دل جانی کو پائے خدایا جیرا کیسے - بار الم کا اٹھا کے سر پہ جنگل جنگل بھٹکے - کروں کیا اے مولا - سنگت کو پاؤں میں کس جا - ہم مدام اسی مقام پر صبح و شام آرام پانے دل بہلانے مزے اڑانے آئے دن آتے رہے - بلبلوں کی آواز کویل کی کوکو کا انداز پپیہے کا سیٹی بجانا - اور مور کا شور مچانا - غرض ہر جانور کا گانا سنانا ترانے پر ترانہ سب کچھ سنا سنایا پر آج اس آواز کا انداز نرالا پایا - کبھی سننے میں نہیں آیا -

لال - عجب گانے میں ہم نے دردناک آواز جانی ہے -
ترانہ ہے کہ کوہ طور کی یہ لن ترانی ہے -

سبز - اُف میرا تو ہائے ہائے کلیجہ نکل گیا
دل مثل موم اسکی صدا سے پگھل گیا
الجلم اسکا کام کروں میں جو ہو سکے
خوف خدا سے دل ہے ہمارا دہل گیا

پکھراج - ہاں ہاں حضور کا ہے کلیجہ نکل گیا
دل چٹی مٹی دیکھ کے جھٹ پٹ پھسل گیا
بندی پہ حضور کے جوہر کھلے ہیں آج
غیرت کا پانی آنکھوں سے اکبار ڈھل گیا

سبز -

ہاں صاحب سچ ہے - درد والے کو کون پہچان سکتا ہے جس کے دل کو لگی ہے - وہی جان سکتا ہے -

نیلم ہر ایک جانتا ہے پری ڈھنگ آپکا ۔ بیشک گواہی دیتا ہے یہہ رنگ آپکا
پکھراج ۔ کیوں بولا ہائے ہائے دل تنگ آپکا ۔ گلفام نام سے بھی رہا سنگ آپکا
نیلم ۔ کسی سے دل اُلکا ملاچاہتا ہے ۔ ادھر رکھ کے تہمت گلاچاہتا ہے ۔
نیا یہ شگوفہ کھلاچاہتا ہے

پکھراج ۔ کیوں جی دل میرا پھسلایا ان کا ۔ کس پر ہے سایہ عشق کے جن کا
چسکی ڈالی ہی ہے اس تنکا

تاج الملوک ۔ مجھکو بنا کے باؤلا آپ ہی بنی باؤلی ۔ کیوں نہیں جواب دیتی منہہ سے ذرا بکاولی
نیلم ۔ آہا یہہ تو وہی بکاولی طلبگار ۔ ذلیل و خوار معلوم ہوتا ہے ۔ جو پرستان سے نکالا گیا ۔ ہائے پری بکاولی کیسی ہوئی ہے باؤلی ۔ ایسی ذلیل ظالم پہ نام بگاڑنے چلی ۔

تاج الملوک ۔ ہائے میری پیاری بکاولی ۔ ہائے میری پیاری بکاولی
نیلم نہیں تیری بکاولی پیاری ۔ نہیں تیری بکاولی پیاری ۔
یہہ تو لو یہہ ہوا تو ہمارے بھی سر ہوا ۔ دونوں جہان سے گئی گذری جو اس نے مجھے چھوا

لال اَرے بھاگ بھاگ کہیں سو نجاے تیرا بھاگ ۔ اگر ہوگی لے آگ تو اوڑھوگی آگ

سبز ۔ ارے اوڑے سے تجھے کالا ناگ یہہ کیا ہے کھوٹا لگ کہ ہم جائیں یہاں سے بھاگ کیا یہ چھپتا ہے یا بھاگ جو کہا جائے بے لاگ

پکھراج ۔ الہی ناگ ہو تو ڈر سے اسے یا آگ ہو تو کسے اسے ۔ کہ آن خان میں چل بسے پھر کبھی نہ پھنسے ۔

نیلم لیبات ۔ اے سرو اونکے شاہ سلیمان زوامان ۔ کس گنبد قطعہ ہے تو ان کمان
تاج الملوک ۔ اے پری ہر قوم ہیں تنگو جان سے ۔ جانکو لازم نہیں ہے بھاگنا انسان سے
نیلم ۔ اللہ رحم کھائے تم آنکر بچاؤ
لال ۔ کیوں ہم کہتے تھے پاس تم نہ جاؤ
تاج الملوک

رباعی

سوگند خدا پاک کی یہہ دھیان نہ چھوٹے ٭ انسان سے دامان بنی جان نہ چھوٹے
جیتک کہ نہ دو قول مرے کام کی خاطر ٭ دم چھوٹے مگر پریوں کا دامان نہ چھوٹے

سب۔ مشکل تیری آسان کریں ہم تو بیاں کر ٭ ہم کہاتے ہیں سب تخت سلیمانی سوگند

تاج الملوک۔ گانا۔ عجب نہیں اکسیر تمہاری خاک کو چاہے زر کر دے
پریوں میں ہر ایک پری ہے پر کو اُڑا پر تر کر دے

سب پریاں۔ کیوں کہتے ہیں ڈرے کرتا حال سے اپنے خبر کر دے
شاید کوئی پری شمائل رات کو تیری سحر کر دے

تاج الملوک۔ بکاؤلی کے پاس جو کو ہماری جلد خبر کر دے
خاک سے گویا ہمیں اُٹھا کر نوری پر افسر کر دے

پریاں۔ منگل دیپ میں ہے جان تمہاری کون وہ پیش نظر کر دے
راجہ اندر سن پاوے تو ہم کو دم بھر چھو کر دے

تاج الملوک۔ کوئی ہم سے قول کرے ہے کوئی پیدا اور کر دے
تم سے کوئی خوشی کا پیالہ دیتا ہے تو بھر کر دے

پریاں۔ آدم سو تقریر اٹھا کر پری کی آنکھیں تر کر دے
تھام کے تخت پری کا یہ وہ بھی کرم تجھ پر کر دے

باب پہلا۔ پردہ چوتھا

راستہ

جوگی گانا۔ خدا کون رات جپتے رہو۔ ہر بھجن سنت دہرم کا جب کرو
دم بھر سادھو چیت دہر ونت ڈرو۔ جتن کر بیراگ رہو۔
دن رات ہر بھجن کر ہر بھجن کر۔ باطنی گھر کا زیور کا سوہنی
کل خدا اوٹنی سر پہ ایذا ہے لٹنی۔ ترک پڑھ کو حدیث ہنی چھوڑ دو
جہان کی بات کو دن رات۔

تاج الملوک - سادھو نیھ آدیس
جوگی جیو بچا آدیس
تاج الملوک - کس منڈپ استھان ہے کون نگر ہیں دیس
جوگی - مہرا اپنا دھیان ہے ہر تے اپنا گیان جس جا - کہم ہم جا بسے وہی منڈپ استھان
تاج الملوک سبا واجی دیتا ہے کیسی؟
جوگی - کیا بتلاؤں بجا ہے جیسے * عجب شطرنج کا سا نقشہ بچھا ہے * دن اور رات اس جا * جو جیا ہتا کے بات ہوے نہ آئے نروال سکے ہتھا سجا * ہزاروں منصوبے دل میں اٹھانے ہے یہ سوچ چالوں کی گھات اسجا * نہیں ہے اک چار چک قائم * سبھونکی باری سے بات اسجا * پھرے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا * ہزاروں پنڈت کروڑوں سیانے * جو خوب دیکھا تو پیارے آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔
تاج الملوک - باواجی دنیا کی راہ تو بتائی - اب اس شہر کی کرو رنمائی
۳ - جوگی - دیا دیپ میں دیا نہیں - سرن دیپ میں جیا نہیں جمبو ایسا نیا نہیں لنکا دیپ کو گیا نہیں -
۴ جوگی - دیپ کو انگ اور میوسیقل دیکھا - بالکل جنگل ہے - چھیون دیپ سے بہتر بہ تر - دیپ یہ سارا اسنگل ہے -
تاج - اور مہاراج کیسے ہیں؟
جوگی - چھین کوٹ کٹک دل سا جیا - سبھی چتر پتی اور گھر ارا جا نگر بھرے دہرم کا راجہ - ہر کا پیارا ہے مہاراجہ
۴ جوگی - حال سنگے اس نگر میں نئے اسرار کا * آیا ہے اوتار فکر کر کے کرم کرتار کا
تاج - کیا سب ثابت ہوا ہے آپکو اوتار کا -
۵ جوگی - ایک اندر خود بخود نکلا ہے جیسے دوار کا
تاج - اللہ اعلم بھی فرمایئے اس بات کو
۴ جوگی - کھلا ہے دروازہ جس مندر کا آدھی رات کو

تاج الملوک۔ کب تلک پھر وہ مندر وہ کھلا رہتا ہے؟

جوگی۔ جب تلک پردے میں خورشید چھپا رہتا ہے

تاج۔ وہ جو مندر ہے کوئی بھی اندر جا سکتا ہے۔

جوگی۔ نور سورج کا بھی اندر نہیں جا سکتا ہے ٭ رانکو بھی جانیوالا داں نہیں جا سکتا ہے

تاج الملوک۔ باواجی اس مندر کیطرف جانیکی راہ بتاؤ۔ مہربانی فرماؤ

گرو۔ بیٹا ادہر اوترکی اوپر اونچے ٹیلوں کی چوٹی سنسان بیابان ہے۔

باگ چیتوں کے رہنے کی جھاڑی ہے اگاڑی کالی پھوڑی ہے

اسمیں دیوتا کا استھان ہے

ایک عورت جاندار وہ مندر اپنے اندر کہتا ہے

جوگی۔ یہہ بات عجائب پاکر ہر کوئی جانیکو ڈر رکھتا ہے

جوگی گانا۔ خوش رہو خوش رہو جاؤ ٭ عیش مناؤ راجن میں بیٹھو گن بھی بات

سناؤ خوش رہو پیارے میت ہمارے راج دولارے۔ جگ

سالاری اور سرداری برخورداری پھل پھلواڑی پاؤ

اے سرہ دلجانی پیارے۔ ہر سرن کر گیانی پیارے گلرخ

یوسف ثانی پیارے۔ ہو تم کو سلطانی پیارے۔ جوس

تاج الملوک۔ گانا۔ اے پیر فنشان اس احسان پہ قربان دل و جان یہ عاصی

حیران و پریشان تھا۔ ہر آن خاندان سے ویران۔ مہربان

قدردان نے آپنے ذلیشا۔ دھیان گمان سے ہو

بہت کیے ہو احسانوں پر احسان۔

باب پہلا پردہ پانچواں

جنگل مندر

تاج الملوک - یا الٰہی یہ کیا خوفناک ہو کا مکان ہے
یہہ حھٹ پٹا اندھیرا ہے مجھے حیرت نے آن گھیرا ہے - یہی دل میں
کامل گمان ہے کہ یہہ برج دو نیک ستاروں کے ملنے کا مکان ہے -

تاج - گانا - مدتوں بن میں پھر قیس کبھی بن بن ٹرپ مرہوا کوہ کے فرہاد سے دشمن سنگر
حرم عشق میں کرتار ہا اللہ اللہ * اب تو مندر کے ہوں چکر میں برہمن بن کر
ہائے دن کیونکر گذاروں کیا کروں * سر در مندر پہ ماروں کیا کروں

زبانی - بکاولی - ہے یہاں تو بُری بھلی خبر لی * جواب دے کہ جا ہے میری بکلی

بکاولی - گانا - میں بچاری دکھ بھری دکھیاری بے نین اندھیاپاتی پریہ جیا بن نین
آج یہہ کیسا قدرتی چم چم چمکا نور * جس کو دل کی آنکھ نے سمجھا شعلہ طور

تاج الملوک گانا - موا من لاگو دھرا کن رہے نہ معلوم کیوں ڈرت موری جان
نور شور ٹھن ٹھن تمام ہیں کیا گونج گونج بن میں دہلتا دہلتا
تھر تھر بن من سن سن کانپتا زمانہ - جانا ہم سے جز جانی نہ جانی
اکیلے اکیلے چھپے ہم بھلے دم الم بلا پاپ کے پائے لگے لے ڈالے
دور دور پھیرنا سدھارنا دن تن من چھوڑے یہاں - یہہ کر کر کرا دھوم کر کر
کڑ کڑ کر لاگ - دھوم کرا کرا اچھی جانی نہ جانی - مورا

زبانی - اہا اہا ہو ہو یہہ تو دروازہ کھلنے کی آواز تھی - یا پروردگار یہ کیا ہے
اسرار نہ وہ حور ہے نہ وہ نور ہے پر نہ وہ نور ظہور میں چور ہیں ہے یہہ
حیران ہوں دیو ہے یا جن ہے پلید ہے کون ہے - اے مصیبت کی
مبتلا تو کوئی انسان برملا ہے - یا انسان کے لئے بلا ہے - بلا
خوف بیان کر تو کون ہے *

بکاولی - گانا - مٹی پڑی پہاڑ سا ڈھیس ملا - کون سے سکھ دیکھے - اندر
راسن نگری سے باندھی گئی تجھ ہی سے بدلا نہیں جانتی تھی -
آفت ہو جان پہ مٹی -
ذات گئی آنکھوں ٹن بات مٹی سکھیوں میں مٹھانس گئی الفت
نہیں جان پہ کنٹ تھیلے *

بکاولی ابیات - کیوں کر کہوں پری ہوں ⁂ آفت میں پھنسی ہی ہوں
نامی بکاولی ہوں ⁂ پتھر میں دھسی اچھی ہوں
اندر کی بددعا سے ⁂ قید قفس میں رہی ہوں
زرین بدن کو اپنے ⁂ پتھر بنی رہی ہوں

تاج الملوک - گانا ہائے پری تو روگ ہے کیسا ⁂ دشمن کو بھی ہووے نہ ایسا
ہم یہ روگ جو پری کا ڈار ہے کو دنا ہیں ایسا تیسا
یا الٰہی کہاں کو جاوں کسکو حال سناؤں ⁂ جی میں آتا ہے یہی سنگ سے سر ٹکراؤں

بکاولی - ہیں کون تاج؟

تاج الملوک - ہاں ہوں تو وہی محتاج یہ حیران ہوں اے جان - دیکھکر پتھر کا بدن آج

بکاولی - گانا - چاند پہ گھن عجب پڑا ہائے ⁂ کیا سنگین غضب پڑا
جگر جان کیونکر جائے پری کو تن پہ دہرایا پتھر پڑا
نیارو گ نظر پڑا دھیان ⁂ کیونکہ بھلا جانے پری کو

تاج الملوک - گانا - ہے ہے بھاری آفت اُتری سدہ بدہ موری لیری
ہائے الٰہی کس بل جاداں کاں سے پوچھوں بیداد نگری ہے
نوحہ زاری کرتے گذری سب پل چین ٹھہری
ایک لاچاری سو دشواری بیکس بےبس ہوں ہائے پری ہے

بکاولی - اے میری جان تجھے دیکھکر ہوں حیران اس آن یہ وہ جگہ ہے یہاں
کوئی بھی انہیں سکتا فرشتہ ہوش کا بھی دخل پا نہیں سکتا
مجکو حیرت ہے یہاں پر ہو گذر آدم کا ⁂ یہ تیرا نور بھلا چمکا تو کیونکر چمکا

تاج الملوک تکو تقدیر جب اس قید کے اندر لائی ⁂ مجھکو قسمت کسی صحرا میں سہرا سے لائی
کئی پریوں کی کو سو اکھینچ وہاں پر لائی ⁂ بیٹھے چھیڑا تو ہر اک رنگ سنگ کو لائی
آنسو الفت سے تیری اک پری بھر لائی ⁂ رحم کھا کر مجھے اس شہر کے باہر لائی
اب دلربا ملے تو بھلا اور کیا ملے ⁂ حیرت ہے تیرے درد کی کیونکر دوا ملے

بکاولی - تقدیر سے کسی کو دوا دو - شفا ملے ⁂ کامل دوا تو یہ ہے کہ تم ہم سے آملے

تاج الملوک - حیرت ہے جان ہائے کیوں کر خبر ہی آئے صبح و شام
بکاولی - پھر بتاؤں تم کو مجھ پر گذرا وقت ہے ٭ پر کہو انکل سے اب
رات کا کیا وقت ہے؟
تاج الملوک - صبح ہو جاتے ہیں
بکاولی - ارے ارے ہائے ہائے افسوس صد افسوس
تاج الملوک - اری کیا ہوا کیوں خیر تو ہے -
بکاولی - گانا - پیارے جاؤ رین باقی تھوڑی ہے - بیری الو رے سویرا
آن غموں نے دل گھیرا - جیوں جیوں دیر ہوتی ہے - میری جان
گھٹی جاتی ہے - لاچاری ہے کیا کیجئے آدھی رین پھر لیجئے پیارے جاؤ
تاج الملوک - ہائے ہو جاناں اے ہو روگی - کاہے جاناں ہانک دیتا - روپ مٹا
کے ہوں لینے آیا - دل میں ہے جا نچا مر کے ٹلا - سچ کرے
اللہ پاک کہنا - روپ مٹا کے
بکاولی - منہ بالی - جان لے اے جان کہنا مان لے ٭ بات یہ اچھی نہیں ہے مان لے
ہم نہیں ہرگز جانے والے ٭ ہم نہیں مر جانے والے
اپنی جان گنوانے والے ٭ نام و نشان مٹانیوالے
ہم فرہاد زمانے کے ٭ سر پہ تیشہ کھانے والے
تم نے تو ایک پتھر اٹھایا ٭ ہم ہیں پہاڑ اٹھانیوالے
بکاولی - صاحب اندر مہاراج کی بددعا میرے حق میں ہے - شاید اس سے
آپ خبردار نہیں لو سنو
بکاولی - گانا - جان کی اس مہ پیارے ٭ جاؤ رے ہو چھیل ہمارے
ہو بھلا ارے ہاں ہاں ٭ چھیل ہمارے لوکنہیا رے
جان کی
جان جی بدن مورے ہولن ڈاری ہے - میں واری -
بیکل رو رنج رہی ہو بھلا پتھر تن کا نہ ٹلے اے جان
کے سال - بھبوت لگ جو ساتھ رہے دو گنا ہو جمال

پتھ چھاتی پہ دھرا ہے غم کا دن رات ؛ سنگ ہے جو بھجر تاک تو سچ ہے سہات

تاج الملوک - اے صنم مجھکو بھی یاں پتھر بنجانے دو

بکاولی - فائدہ کیا جو لگانے سے ہو بھڑکانے دو

تاج الملوک خوب گند رگی جو ہل بیٹھیں تجھے دلوانے

بکاولی - آپکو کچھ بری ولھ بھری کی بہتری منظور ہے یا بد تری

تاج الملوک گر آپکی خاطر ہری دنیا میں یہ تدبیر ہو ؛ گردن میں میرے طوق ہو اور پاؤں میں زنجیر ہو

آنکھوں خاطر تیر ہو لٹتی گلے شمشیر ہو ؛ سولی ملے پھانسی لگے اور موت دامنگیر ہو

اس سے بھی شاید جان پر سخت بلا تاخیر ہو ؛ میری خاطر خاصکر دوزخ بنا تعمیر ہو

اس سے بھی بڑھکر بات اگر وہم و گمان سے دور ہے ؛ منظور ہے منظور ہے منظور ہے

اب شیشہ دل سنگ جدائی سے کرو چور ؛ تم تو کر التشریف کا لیجاؤ کہیں دور

تاج الملوک - دل نہیں مانتا ہے کیا کیجیئے

بکاولی - جا سے باہر جب ودا کیجیئے -

تاج الملوک - گانا مجھے نادان تو اے جان نہ جان پیاری کہنا مان کہنا مان

دل ہے پریشان جان ہے محب جان دشوار ہے باہر

جانا جانا بھیجانا مت دکھ جانا جانی میں ہے - کیا پچھتانا سو

جان سے جان جی جان قربان پہچان پہچان

بکاولی - ہے ہے یہ بدن تھا جو نگوڑا پتھر ؛ تھوڑا تھا جانذار تھوڑا پتھر

ہے ہے مرے دل پہ تو نے توڑا پتھر ؛ پتھر توڑے پر اور توڑا پتھر

ہے ہے اندر نے تن سے جوڑا پتھر ؛ جوڑی نے بھی میرے تن پہ چھوڑا پتھر

ہے ہے نہ غمناک یہ پھوڑا ؛ پر شیشہ پہ دل کے تو نے چھوڑا پتھر

تاج الملوک - اے میری دام محبت میں اسیر کس لئے ہے تو دلگیر خیر تیری

مرضی اسی میں ہے تو لے جاتا ہوں میں بھی سینے پر پتھر

اُٹھاتا ہوں - پر اس ہاک میں کسو سے جان نہ پہچان

نہ کھانے نہ پینے کا سامان نہ ٹھہرنے کیلئے مکان لس پڑہ

یہ کہ تیری جدائی کا حزن ملال

بکاولی۔ اچھا میری جان پہونچا تیرے مطلب پر میرا دھیان۔ دیتی ہوں تجھ کو اپنی کان کا گوہر درخشان۔ تو اس سے بنا اپنے خرچ کا سامان

تاج الملوک۔ اچھا جاتا ہوں پر اپنی بات اور سناتا ہوں۔

تاج الملوک گانا۔ ہم دل کسی پری سے نہ ہرگز لگائینگے۔
ہم بھی پری رخوں سے پرے گھر بنائینگے۔

بکاولی۔ گانا۔ مندر میں بت کو پوجنے ہرگز نہ آئینگے۔
ہم دور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائینگے۔

تاج الملوک۔ ہم اس جگہہ سے ہل کے کہیں کو بجائینگے۔
جسکو غرض ہو دوڑے ہوے آپ آئینگے۔

بکاولی۔ مرجائیں سر کو پھوڑ کے فرہاد بنکے ہم۔
شیرین کی تلخ بات نہ ہرگز اٹھائینگے۔

تاج الملوک۔ فرہاد سر ٹپکتا ہوا پیچھے آئے گا۔
ہم جان شیرین پہلے ہی اپنی گنوائینگے۔

ڈراپ سین

چترا وت۔ باب دوئم پردہ پہلا۔ باغ

سہیلیاں۔ باد بہاری آگئی پکاوہی گل کی سواری آتی ہے۔ ہو گلگاری
راجہ کی پیاری راج دلاری راج کنواری آتی ہے۔
ہو گلگاری کی تیاری ہی عیش کی باری آتی ہے۔
ہر ہر گلبن گل تر چنکر رکھو سب سر پر مسند پردہ گل بر تر
دلبر سرور اختر انور کرے دل خوشتر گل کو خجل کرے قدم

اوس پر دھرے جو تارک ترگل ... سے بھی بڑھ کر بد بہاری

(۱) شہزادہ - ابیات - یہہ دردر ور دردر ور دردر زبان کی طراری ہے -

یا گرڑ کا ویتی نکلی راجہ اندر کی اسواری ہے

کیا انجن کو گرڑ کاٹے ہوئے یہہ چلتی ریل سواری ہے -

یا گنگا جمنا چڑھی ہوئی برسات کی رت ہیں جاری ہے -

چیلا - اے شہزادہ بس اب عشق کی راہ و رسم بھلا دو - یہاں سے لنگر اٹھا دو اس ریاست سنگلدیپ کے مہاراج بہادر اب چترادنت کی شادی کے لئے دوسرا اکھاڑا جمانیوالے نہیں وہ رنگ جمانے والے نہیں تمہاری تقدیر پہلے ہی اکھاڑے میں راس نہ ہوئی نہ امتحان ہیں پاس نہ ہوئی - پھر اب کس لئے شرما رہے ہو -

جان و مال ہار رہے ہو - کیوں اپنی بڑی بڑھائی شان کو اتار رہے ہو -

جاؤ اپنا روزگار دیکھو ریاست کا کاروبار دیکھو - اب بھی کچھ نہیں گیا -

تیل دیکھو تیل کی دہار دیکھو

دوئم شہزادہ - ہائے گھر کو کیوں کر جائیں - وہاں جاکر کیا منہہ دکھائیں -

اگر امتحان کے دن اکھاڑے ہیں کوئی ہمارے ہنر کو پا جاتا

قدر دانی فرما جاتا پھر بھی صبر آجاتا پر خرابی تو یہ ہے -

(۳) ابیات - شہزادی نے کچھ منہہ نہ لگایا ہمکو ٭ واہ وا بھی نہ کبھی اسنے سنایا ہمکو

٭ - کبھی دیکھا ہی نہیں - نظروں سے گرایا ہمکو ٭ غمزۂ ناز و ادا کچھ نہ دکھایا ہمکو -

نرملا - پری نے جو تیر نظارہ نہ مارا ٭ تو زخمی ہوا جسم سارا تمہارا

جو چلتا جگر پہ وہ خنجر دو دھارا ٭ تڑپتا دل و جان پیارا تمہارا

چیلا - اے بہنا یہہ کیا گفتگو ہے - معلوم ہوا ان کو شاباش لینے کی آرزو ہے - واہ واہ کرانے کی جستجو ہے - پھر ان کا دل خوش کر دینے ہیں کون سے دشوار قرینے نظر آتے ہیں - لو جی ہم تمہیں واہ وا اور شاباش کا کا ہار پہناتے ہیں -

سنئیے مہمان جی - تم ہو سلطان جی - ہو گئے دہقان جی - اُن پڑھان جی - واہ وا۔

نرملا - سورج سے تارے ہوئے - تارے سے پارے ہوئے - پارے سے کارے ہوئے - کالیخان واہ وا

سہیلی جوہر سے کنکر ہوئے - کنکر سے کھتر ہوئے کھتر سے پتھر ہوئے کوائے نشان واہ وا۔

۲ - چیتوں سے آہو ہوئے - شیر دن سے ساہو ہوئے - ساہو سے الو ہوئے - بھاگوان واہ وا۔

شہزادہ چوتھا - لو یارو پھر اب کیا کہتے ہو - کس لئے رنج والم سہتے ہو - شہزادی کے بدلے اُس کی باندیوں نے یہہ فرمایا واہ واہ کا ہار پہنایا۔

اول - بیلا نہیں ملا تو کھٹیا کا پھول

۲ - گھوڑے کی گر نہیں تو گدھیا کی جھول لو۔

۳ - گنگا نہیں ملی تو تلیا کا پھول لو -

۴ - شہزادی نہیں تو شہزادی سے زیادہ طرار اسکی باندی ہے - لوجی ملاؤ ہاتھ سے ہاتھ تسلیمات ہو رکے ساتھ - کس لئے بندہ جواب بندگی پاتا نہیں۔

چیلا او مولے قربان ہوئے شرمندگی پاتا نہیں۔

پہلا شہزادہ - ہے بہت شرمندگی فرخندگی پاتا نہیں

نرملا - ارے کیوں دیوانے ہوئے ہو - کیا جی ہیں بھجانے ہوئے ہو - یہہ گلی تم سے نہیں چھوٹتی - اور جمہ جاتے پاؤں میں - سوئی ٹوٹتی ہے -

شہزادہ گانا - سوئیاں کا ہے پیان توڑے چھپیاں پیاری چھوڑ سوئیاں

ہم نے شہزادی سرور میں چھوڑ دی وا سے نے دلبری

چھوڑی۔ موری اب ایسا توڑ۔ کا ہے انتظاری پیاری کرے
دلداری جاری حسرت ہے کر جوڑ
موری پیاری نظر حیا سے کچھ من نہ دھرت اور نظر کرت ہر دم منہ
موڑ کا ہے۔

چیلا۔ دور دور موڑے بے غیرت کمینے بدچلن بدقرینے ہٹے کٹے الو کے
پٹھے آبرو کھونے والے نام ڈبونے والے کیا دل چلا من ملا میری
جوبن کا تلا۔ مٹک مٹک کر ادھر کو چلا بے غیرتی کے ٹکڑے کھا کر پلا
غیرت کا پانی آنکھوں سے ڈھلا۔

شہزادہ سوئم۔ اور چیلا نرملا بھلا ہو گا بھلا۔ ترس کھا کر بلا دل ملا سر ہلا بہر خدا
کوئی بری بات زبان پر نہ لا۔

چیلا۔ یہہ نام اسکو کس نے بتایا چیپلا نرملا۔

نرملا۔ کیا جانوں کس نے بتایا جانے بیری بلا۔

چوتھا شہزادہ۔ ارے جوہر گوہر ہم پر پتھر سو کر برس نہیں۔
اس جا ہم کو رہنے بستے برس نہیں دو برس تھیں۔
مظلوموں پر ظالم بنکر ظلم کے دوڑا فرس نہیں۔
ہے وہ ناکس جسکو بیکس و بے بس پہ کچھ ترس نہیں۔

چیلا۔ سنا بہنا اس کا کبت کہنا۔

نرملا۔ نہیں معلوم یہہ کون ہیں۔ ہوسکے نگوڑے فرزند بھاٹ کے ہیں۔ یا
دھوبی کے گھر کے نہ گھاٹ کے ہیں۔

چوتھا شہزادہ۔ فرزند بھاٹ کے ہیں یا کتے ہاٹ کے ہیں۔ محتاج چاٹ کے ہیں۔
اس پر یہہ اسکے ہیں۔

گانا

دل پر چھائے ان پیت ہیت چیپت بیت کب نئی نئی
ریت دل تنگ نرس ستے تن من بن میت کھٹکت ٹک ٹک۔
ٹھکت بھر چہلانگ ٹھکت ٹک جھجکت دلی دلی۔
جا پر مجنوں بن بن کانپے تھر تھر سو نس دن پل چھن ہیں او لیلی

دل تنگ بھئی - ترس کرے کا سے کہوں مورے رام کیئے جبوت رام
ساری آج راج لاج گئی گئی - دلپر-

دوسرا شہزادہ - کر دلداری او دلدار ہو گا تیرا بیڑا پار
چیلا- دو سو جوتی اور بیزار ہوت کمینے ناہموار -
شہزادہ سوئم - واہ مہارانی جانی تمہاری قدردانی -
نرملا- چل بے او دیو بیا بانی مہترانی کے جانی - تجھکو جوتی اور سنڈاس کا پانی
چوتھا- اری زبان روک او سنگلا کرکنڑ -
نرملا- پھر وہی کرکنڑ نا گیئی تمہاری ٹرلاؤ کوئی ہمارے منتر افسوس شرماگئے۔
راج کنوار بچے قوم کے اچھے رہگئے یہہ ننگے لچے باندی بچے -
پہلا- تو ہے باندی کھوٹی چاندی کیا او عورت چنڈال -
نرملا بندی بوری سونا چاندی کیا بولا کنگال - اپنی روک زبان تو -
کنگال - اپنی روک زبان تو -
پہلا- بس بس بس -
نرملا- چپ چپ چپ روک زبان تو اپنی روک زبان تو کنگال
اپنی روک زبان تو -
دوسرا- آگے اگے چپ اتراتی ٹکڑے کھاتی اپنے گھر کی چھیل -
چیلا- کتا بنکے ٹکڑے کھا وے گھر کی بھولا کھیل ٹکڑا یہیں ملیگا - ٹکڑا یہیں
ملیگا - لوجی ٹکڑا یہیں ملیگا
دوسرا- بس بس بس بس
چیلا- چپ چپ چپ چپ یہیں ملے گا - ٹکڑا یہیں - لوجی ٹکڑا یہیں -
ملے گا -
تیسرا- آگے ہمری عزت لے لی او کتیا مردار -
نرملا- عزت تو نے آپ ڈبوئی او کتو نکے یار کتیا اور بنالے اور بنالے
کتیا اور بنالے -

تیسرا۔ بس بس بس بس

نرملا۔ چپ چپ چپ اور بنالے کُتیا اوٗر بنالے کتیا۔ اور بنالے

چوتھا۔ ہنٹر اپنا دلبر اپنا او متوالی چھوڑ۔

چپلا۔ لے یہہ ہم نے ہنٹر چھوڑا پر لو گالی چھوڑ۔ ہنٹر خوب پڑیگا۔ ہنٹر خوب پڑیگا۔ ہنٹر خوب پڑیگا۔

چوتھا۔ بس بس بس بس۔

چپلا۔ چپ چپ چپ خوب پڑیگا۔ ہنٹر خوب پڑیگا۔ دیکھ ہنٹر خوب پڑیگا۔

پہلا۔ ماں کو چھوڑا باپ کو چھوڑا اور چھوڑا گھر بار۔ تس پر ہم پر آن پڑی جب یہہ جوتی پیزار۔ لشکر یہیں پڑیگا۔

سب سہیلیاں۔ اب تو ہنٹر یہیں پڑیگا۔

چاروں شہزادے۔ جب تو لشکر یہیں پڑیگا۔

سہیلیاں۔ اب تو ہنٹر یہیں پڑیگا۔

(سپاہیوں کا آنا بعد اسکے چتراؤ کا)

سب سپاہی۔ ہو ہو ہو ہو۔

پردیسی۔ اے راج کنوار ونیچ کار و یہہ کیسی دہوم دگڑ مچائی ہے سگری دھرتی موند پر اٹھائی ہے۔

کبت۔ رانڈ کے سانڈ کہائے رہے چاہے۔ سالی کے سان گھٹو نہ گھٹو۔
من پیاری لے دھیان لگائے رہے۔ چاہے رام کا نام رٹو نہ رٹو
بس بیاہ کی چاہ بنائے رہے چاہے میل کو کھیل پٹو نہ پٹو سبھی باپ
کی کھال اُڑائے دیے چاہے باپ کی ناک کٹو نہ کٹو۔

پہلا۔ دو شہزادی دل فولادی خوب سزا دی ہم یاروں کو۔

دوسرا۔ ایک ادا دکھا دی جان پیاری خوب دکھا دی بیماردن کو۔
تیسرا۔ رحم نہ آیا ترس نہ کھایا خوب جلایا بیماردن کو۔
چوتھا۔ یا خدا اسکا پتھر کے صنم پر دل جائے۔
جیسی یہہ ہمکو ملی ہے کوئی اسکو مل جائے۔
چترا۔ حاضر کوئی دربان ہے انکو یہاں سے دور کرو جسم ان کا چور کرد ہر ایک کو رنجور کرد۔

پردیسی کا ایک ایک کے گلے میں

پہلا شہزادہ۔ بناہ ہم اے حضور والا نہ تم پہ مرتے نہ ایسے ہوتے۔
دوسرا۔ ہرن ختن کے گدھوں ہیں پر پائے تم پہ مرتے نہ ایسے ہوتے۔
تیسرا۔ خراب و خستہ ذلیل و رسوا نہ تم پہ مرتے نہ ایسے ہوتے۔
چوتھا۔ حقیر آنکھوں میں اے دل آزار تم پہ مرتے نہ ایسے ہوتے۔

تاج کو دیکھکر چترا کا عاشق ہونا

چپلا کا اُس کو نکال دینا

چپلا۔ ارے او جنسی انسان انجان نادان بیہودہ تو کیوں یہاں آن کودا دور دور موئے اُچکے ہٹے کٹے ہرٹ پھیتریوں کے پکے۔ کھائیگا ورنہ تو بیشک تو بیشک لات گھونسے دھکے۔
چترا۔ افسوس جس پہ میرا دل آیا اس کو اس بدنصیب نے بھگایا۔ جب تو چترا میرا نام کہ چترا سے اسی کی معرفت اس کو یہاں بلواؤں۔ اور اسی پر الٹا بہتان لگاؤں۔

چپلا آرہی اور چپلا گئی

چپلا۔ جی حاضر ہوئی بندی

چترا اری وہ کون تھا۔

چپلا۔ کیا جانوں بی بی کون فرعون تھا جو بھیڑ بھاڑ میں در آیا چلا آیا میں نے آپ کے سامنے اُس کو دھتکارا بتایا۔

چترا۔ ہوں ہوں جانے کون فرعون تھا۔ چل دور مردار خدائی خوار گدھے سوار۔ ہمیں سے یہہ باتیں بناتی ہے۔ ہوا پر اُڑاتی ہے۔ اری او مکارہ ظالم پارہ تو نے اسے دھتکارا بتایا۔ ٹل جانے کا اشارہ بتایا۔ مجھے چوری وہ دم کا پیارا بتایا۔ اسے میرے ڈر سے کنارہ۔ بتایا۔

چپلا۔ پیاری خطا معاف نہ سمجھو ذلیل و خوار۔ ہوں باندیوں سے آپ کے وہ دیو دور پار

چترا۔ چل دور نابکار نہ بک ہم سے بار بار: دیکھا تو دور پار نہ دیکھا تو آدیار

چپلا۔ بندی ہر طرح سے خطاوار ہے۔ گناہ ہو نہ ہو گنہگار ہے۔

چترا۔ اری او دیوانی نادانی کی نشانی تو کیا جانے وہ میری طرح پھولوں کی بہار لوٹنے والا چور نرالا حب آج حق تعالے نے میرے پنجے میں ڈالا تو تو شیطان کی خالہ نے اُسے صاف نکالا۔

اس چور نگوڑیکو تو لانا ہی پڑیگا: اس گیئوں والیکو بلانا ہی پڑیگا
وہ سانپ تو ہاتھوں میں کھلانا ہی پڑیگا: ورنہ تجھے زنجیر ملانا ہی پڑیگا۔
اور زندگی بھر قید میں جانا ہی پڑیگا

جاؤ تم سب جاؤ اور اسکو یہاں پکڑ کر لاؤ۔ میں کب اسکی بات سے گذر نے والی ہوں۔ یہہ مقدمہ خاص اپنی ذات فیصلہ کرنے۔ والی ہوں۔

چترا۔ اے تیری قدرت کے قربان چترادت کی جان۔ اکثر گذرا سلطنت

پھول شہزادہ صورت مقبول ہیں جس کے لئے زار و نزار ہیں اور میں جان سے بیزار آج یہ کیا اسرار ہے کہ ایک راہ گیر بیگانہ صورت اجنبی مورت نے شان و شوکت کو دیکھ کر

بیت۔ جسم بے تاب و تواں نقاش خنجر بسمل ہو گیا۔ جان و دل قربان ہوا بے پرواہ مائل ہو گیا
عشق کہتے ہیں شاید اسی خنجر کا نام۔ آج پہلی بار ہے دل جس سے گھائل ہو گیا

گانا کوئی من بھاون لاگو رے کیوں کر کروں علاج۔ نئی نئی چھاسن آئی رے مالک رکھیو رے لاج۔ کوئی

باب دوسرا پردہ دوسرا

مکان اگلا

چمیلا۔ اری کیوں بہنو کچھ تم نے بھی دیکھے بھالے چترا وت کے طور نرالے ڈھنگ متوالے

مخمس

دن بدن الٹے عجائب رنگ دکھلانے لگے
بیٹھے بیٹھے ہی جوش جوانی خوب اترانے لگے
چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہم سب کو دھمکانے لگے

نرملا۔ ہاں ہاں بہنا جب ہم کسی زمانہ میں چترا وت کی شادی کا ارمان کرتے یا مردوں کی کوئی بھی بات بیان کرتے تو کیا ہم سے کھسیا کر جھنجلا کر کے جل جاتی ہزار ہا بار بل کھاتی۔ زبان قینچی سی چل جاتی۔ وہ غضب بھری چتون دکھا کر آخر کو ٹل جاتی

چمیلا۔ اب تو ہے فرق اس میں زمین آسمان کا پر عشق ہے تو مردوں ہی کی داستان کا مردوں کا تو ذکر کرے وہ جیتے جی۔ جو عورت کا نام لے سو وہ دشمن نصیب ہے

سہیلی۔ بیشک بیشک

وہ جو اجنبی تھا یہاں آئے ہوئے مجھ پر نظر آیا وہ فتنہ جگائے ہوئے

پیری کی ہے جو اب اگر کچھ غور کرتی ہے۔ اگر بولا ہوں کے کارخانہ
میں کھلا اور بستہ نہ ہوتا تو ہرگز تیرے بدن پر اتنا نہ ہوتا

دوسری ٹھیک کہتی ہے بے مدد دوسرے کے کوئی پیدا ہوتے نہیں
نظر آئی۔ ہاں یکتائی اگر پائی تو اس وحدہٗ لاشریک
کی ذات میں پائی۔

گانا
موہے یکتائی ہر کی دھیان میں پڑی
ہو مولا مولا اعلےٰ ! اولا بالا بالا اشاتون للا ودیا را واتا۔ موہے۔ مالی
بن چمن بن مالی کیا مالی کیا چمن رہے۔ جان بن بدن بدن بن جان کیا۔
جان رہے کیا بدن رہے۔ موہے یکتائی۔ جوبن بن بچپن بن جوبن کیا
جوبن کیا بچپن رہے۔ دولہا بن دلہن دولہن بن دولہا کیا دولہا
کیا دولہن رہے۔ موہے۔

چترا ہوں ہوں اے سہیلیو تمہاری رائے درست ہے دلیل چست ہے
مگر عورت مرد کا درجہ بیان کرنے میں جو غور کرتی ہوں۔ تو
ہر ایک سست ہے۔
سوال یہ ہے کیا مرد و زن میں برتر کون۔ جواب اس کا وہ ہے جس کا
کچھ جواب نہیں

چپلا اے سوالوں کے سردار
جیسی جسکی شان ہے ویسا اسکا دھیان۔ گھر کی گھر سمجھو سلطانی کی سلطان
نہ وہ سوال کا تم کیوں نہ لاجواب جواب۔ جہان میں جب کہ تمھارا
کچھ جواب نہیں

چترا ٹھیک یاد دلائی چپلا اس بیگانے مرد کو لائی یا کوئی نئی چترائی
پھیلائی

چپلا کہاں چتراوت کو چترائی۔ کہاں ہماری داتائی کہ پہچانی
یہ آپ کے حکم کے موجب جب بندی دروازے پر آئی۔ تو
اس شخص کی صورت نہ پائی۔

دو زیاتو کردوں کو ہے سکھیں بیٹھے * دل کی مُرادکا بھی شگوفہ کھلا بیٹھے

نرملا۔ ہاں ہاں پیاری میں تو یہ سمجھتی تھی عورت اور مردوں کو نرالا بھلا یہ تو
فرمائیے ان دونوں میں کون ہے اعلےٰ

چترا۔ اچھا اچھا تو سنو۔ اپنے سوال کی مثال۔ یہ گھڑی جو ہر دم تمہاری جیب
میں وقت بتا دینے کے لئے رہتی ہے جس کی طرف تمہاری ہر وقت
طبیعت لگی رہتی ہے۔

گانا۔ گھڑی میں جب دم نہ ہو کمانی * چلے نہ چکر کی جان فشانی
جو گم ہو چکر کی کچھ نشانی * تو پھر نکمی رہے کمانی
اسی طرح یہ گھڑی جہانی * ہے عورت و مرد سے چلانی
نہ ہو جو دونوں میں ایک جانی * تو پھر نکمی رہے دو ثانی

زبانی اسواسطے جو کوئی کسی کا رہا ہوتا ہے * درجہ میں اس سے سوا ہوتا ہے۔
گھڑی کو جیسے چکر سے کمانی کو محبت ہے
جہان میں مرد و زن کے دل میں ویسی ہی محبت ہے

چیلا۔ اہا ہا واہ واہ واہ واہ۔ یہ کمانی اور چکر کی بات خوب جانی

گانا۔ اب تو دنیا کی گھڑی ہمکو چلانی چاہئے * دل کے چکر کے لئے کوئی کمانی چاہئے
بن گھڑی چلنے کے سب پرزوں میں زنگ آجائیگی
جب نکمی ہو گئی دنیا کے کیا کام آئے گی

چترا گانا خوب تیری بات میری سمجھ میں آئی ہے * تو کمانی کیلئے چکر سی جو چکرائی ہے
دیر کار نیک میں پھر کس لئے ٹھہرائی ہے * خود بخود تیرے لئے گھر بیٹھے نعمت آئی ہے

چیلا زبانی۔ اجی چکر کا نام کیسا
چترا۔ تیرے دل میں ہے ویسا
چیلا۔ کیا میرے دل میں جانا
چترا۔ جاناں کے پاس جانا۔ جاناں کو لے کے آنا۔ آنکھوں پہ لا بٹھانا
چیلا۔ آخر پھر کون دیکھا بھالا
چترا وہ حسن و جمال میں دوبالا جس کو میرے سامنے نکالا۔ اور آنکھ میری بچا کے ٹالا۔

چھیلا۔ اوبی بی کیا ہم ہی بیٹھ رہ جانیکے لئے

چھترا۔ جاؤ بھی جاؤ اجی جاؤ بلانیکے لئے۔ روز عید آتی نہیں حلوا کھلانے کے لئے

چھیلا جس کسیکا دل جو اس تیر پہ آیا ہو بلائے پیچ کی باتوں سے حکم اس پہ لگایا ہو بلائے

دیکھتے ہی اک نظر فتنہ جگایا ہو بلائے

چھترا بل بے غرور یہ تیرا شور۔ چل بے کیڑے یہ تیرا زور۔ اری او دیوانی مستانی۔

کہاں تک چھپیا لگی چھپاتی گے گھاؤ کہاں تک نہ ڈوبیگی پاپی کی ناؤ

بیت میٹھی چھری ہو جان تیرا خون بہائیگی یہ بکرے کی ماں خیر کہاں تک منائیگی

چھیلا۔ پھر کیا کشتی ہو جاماں

چھترا۔ چھپکے چھپکے لے آنا

چھیلا۔ جان میری گھبراتی ہے

چھترا۔ کیوں اتنی اتراتی ہے

چھیلا۔ مرجانے کو فرماؤ

چھترا۔ باہر جاکے مرجاؤ

چھیلا۔ یہ ٹھٹھا تو چھیلا کو بھاتا نہیں

چھترا۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

چھیلا۔ جب ایسا ہے اے پیاری پھر بات بتائے کس کو دیکھا

پیچ میں لاکر دلبر کو باہر ٹھیرانے کس کو دیکھا۔

چھترا۔ اری کرتی فیل پیاری دیدہ و دانستہ بتلا تو یہاں کرتے کس کو دیکھا

چھیلا۔ بی بی صاحب بے تقصیر پہ تہمت دھرتے کس کو دیکھا

چھترا۔ او بے غیرت کس کو میرے بن فرمائے کس نے ٹالا

چھیلا۔ یہ فرماؤ کسیکا غمزہ کیا کرے اور کس نے ٹالا

چھترا۔ ارے تو مجھ سے او نچی ہے یا نیچی

چھیلا۔ ہماری ذات قبول نہیں ہے نیچی

چھترا۔ جہاں پہ نیچا ہوتا ہے وہیں پر پانی مرتا ہے

چپلا۔ موہ پالی پیاری آؤ اور پیچھے آئے

چترا۔ چل دور ہو بدکار بداوقات بدانجام بدنام ہے تو آپکرے اور نکو بدنام

نرملا۔ پیاری یہ کون بڑی بات ہے لیے ایک پلک آتے تھی سجاتے۔ اس کو
یہاں لے آئی ہوں۔ غم کا بیڑا پار لگائی ہوں۔

چپلا۔ مرگئی تو اسکو لاتے لاتے غم کا بیڑا پار لگاتے ارے کسی نے آتے جاتے دیکھ لیا
اترے جاتے رستیں ہی جاتے جاتے۔ مرجاتی غم کھاتے کھاتے

چترا۔ بہت تجھے شیطان کی پھٹکار۔ کیا اسی سبب سے کرتی تھی انکار
ہر ایک ہے اپنی شادی کا مختار

چپلا۔ بیشک ہر ایک کو ہے اختیار۔ مگر دانائی کی عمر پہ جب نادان ابھرتے
ہیں۔ تو بزرگوں سے وہ مشکل کام میں اطلاع کرتے ہیں

چترا۔ تو تجھ سے آدمی اس بات سے کیوں بے فت ڈرتے ہیں
یہ مشکل کام دانشور بزرگوں ہی پہ دھرتے ہیں

چپلا۔ پھر تو معاف کیجئے قصور مجھے ہے آپکا فرمان بدل وجان منظور۔ مگر یہ تو
فرمائیے حضور کہ وہ ایسے باغ کا پھول ہو۔ کہ تجھ سے مل نہ سکے کسی طرح
سے کلی میرے دل کی کھل نہ سکے تو کیا علاج!

چترا۔ واللہ میں چاہتی تھی جیسا یہ سوال ہے ویسا

گانا۔ جو تو گن سہت من بھری ہو موری سکھی جیسا پیا وہ ماہ پارا نظر آیا
ایسا کو و تشبر پایا ہو لو۔ پورا پورا تولو۔ جو تو گن
چاند نہ دیکھا ہیئے تو ایسا کہاتی ہوں سوگند ہو جگ میں ایسا ناہیں
دلبند۔ داتا موہے دے وہ گیان کرے دھیان لوں پہچان۔ انسان
کوئی غلمان یا سلطان۔ جو تو گن

نرملا۔ شائد شکار وہ نہ ہوا تیرے دام کا

چپلا۔ آہا ہا میں سمجھ گئی مطلب کلام کا ۔ یہ ہنر کار ہیں طالب ہے جام کا
چلو بہنا نہ ملا بہت دیر میں گل تمنا مطلب ملا۔
پیر و پیاری سن مہابدے۔ ہم چلینگے ضرور حضور تلک

پل میں کر ڈاریں لکھن چھتن بیج موہن ان بھلا یوری۔ پیروا
سن وتار یعو یتیت ہم پردھرتی رجھاؤ کا ہنا ہنا ہنا۔ ہم چاتار سے جھٹ
پٹ لائیں گھر دلیر ٹرکھ پرکھ سبھی سن کن پالوری۔ پیروا

باب تیسرا پردہ تیسرا

راستہ

آناچاروں شہزادوں کا آپس میں باتیں کرتے ہوئے بعد میں تاج کا آنا

۱۔ شہزادہ۔ کہو دوستو کیا تدبیر ہے۔ وطن جانے کا ارادہ ہے یا عشق جامے کا پان کتواے کا

۲۔ شہزادہ۔ اجی واہ تم بھی تو شہزادہ ایسی بات نہ فرماؤ۔ وطن جاؤ گے۔ تو یاروں کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ کسی نے چھینٹے دئے تو سر نہ اٹھاؤ گے۔ چلو بھر پانی میں ڈوب جاؤ گے۔

۳۔ شہزادہ۔ اجی تو ہم کہتے ہیں جوگیا بھیس بنائینگے کامروپ دیس جائینگے جادو سیکھ کر آئینگے۔ اگر خدا نے چاہا تو ایک ہی منتر میں چترا وت کی چترائی بھلا دینگے۔ ہوا پر اڑائے جائینگے اگر ایک چلہ خیر سے گذار لینگے اس پری کو شیشہ میں اتار لینگے

نرملا۔ اجی تو یہ کر دیس جا تیدوا اپنا چلہ۔ اگر مرد ہو تو ہو گا یہ چالیس دن کا چلہ۔

اس کمان ابرو نے جیتا کے کھینچا چلہ ۔ اک پلک مارتے مر جاؤ گے چلا چلا

چیلا۔ عورتوں کے ہاتھ سے ہزاروں جھاڑو کھاتے ہو۔ کیسے بے شرم ہو جو پھر بھی یہاں سے نہیں جاتے ہو۔ اے بہنا نرملا۔ ان سب نگوڑوں کو یہاں سے بھگاؤ اور شہزادے کے حکم کے بموجب چپا ہٹ کا مزہ چکھاؤ۔

ہم شہزادہ۔ اے خداوند تعالیٰ تو ہے فریاد سننے والا۔ اس دلالہ کا دونوں جہان میں منہ کالا۔ شیطان کا حوالہ

چاروں شہزادوں کا جانا

چیلا کا گانا رخ کرشنا یہ تاج کا دیکھنا

چیلا۔ اجی صاحب۔ اجی حضرت اجی مہربان للہ نگہبان۔ ذرا ہماری طرف بھی لگائیے دھیان

تاج کا چیلا کو دیکھنا چیلا کا کہنا

یہ حضور میں آپ ہی سے عرض کرتی ہوں کیوں دیکھ کر رہ جاتے ہو۔ اٹھکھیلیاں دکھاتے ہو۔

تاج الملوک۔ کیا مجھ مسافر پہ یہ مہربانی ہے

چیلا۔ اے صاحب ہماری مہربانی کیا اس کی مہربانی ہے جس کے قبضے میں دو جہان کی نگہبانی ہے

تاج الملوک کیا گانا گھٹارنا سکارنا۔ سیٹی بجا کر او بہارنا یہ کہاں سے ہی واہ ہا ہا میں نہیں سمجھا۔ ہمارے ملک میں یہ دستور ہے۔ گانا ہا جبکہ قلندر بن بن کر بندر لیکر آتے ہیں یہ تالی بجا تا الندان بجھن بندر کو سکھلاتے ہیں

تونے اگر کیوں کھائے منہ سے بندروا کھیل موہے بھولے بھالے من کو نہ [illegible]

انسانوں نے کیا پایا حیوانوں کا میل

چیلا۔ توبہ توبہ خطا ہوئی معاف فرمائیے۔ پر اتنا تو صاحب معاف فرمائیے

گنگا۔ کسی بھولے بھالے دیس کے تم رہنے والے ہو۔ تم بھولے بھالے کس
کس جا دیت بندر یا تالی بات سنی یا کبھی بھالی ہو۔ تم بھولے بھالے
ہو کس۔

نام و نشان حضور کا پاؤں کون مراد کے پانے والے ہو۔ تم
بھولے بھالے ہو کس۔

تاج زبانی۔ بے نام و نشان ہیں آوارہ خانماں ہیں۔ کچھ بھی خبر نہیں ہے میں کون ہوں کہاں ہوں

چیلا۔ میں بھی صاحب اگرچہ ایک ناتواں ہوں۔ پر آپ سے سلیمان صورت کی قدر داں ہوں
جب ملک میں ہمارے فرمائی مہربانی۔ تو واجب سمجھتی ہوں صاحب کی مہمانی

تاج۔ جو لوگ کہ کھاتے ہیں محنت سے حلال کی کمائی کا احسان گردن پہ واسطے اٹھاویں حاتم طائی کا

چیلا۔ سنگل جنگل جنگل ہو گیو پالی جو گذر تیری۔ کنکر پتھر گوہر ہو گیو پڑی نظر جو تیری
کرم کر تیرے پیچھے پیچھے پیا ہوا۔ عبث ہم پری صفت کرت صفت ہے تیری

زبانی۔ چلئے خدا را باتیں بناتے ہے۔ جو کچھ نانِ خشک ہم کمتریوں کو میسر ہے
تناول فرمائیے۔

تاج۔ اجی واہ صاحب بڑی شان یہی کچھ بات ہے مان نہان ہیں تیرا مہمان

چیلا۔ جو پیر رکھتے ہو حضرت فرض کیا

تاج۔ کروں کیوں نہ پیر غرض کیا

چیلا۔ آپ کو بھی ہے خبر میں کون ہوں۔ کچھ بھی رکھتے ہو نظر میں کون ہوں

تاج۔ کیا خبر ہم کو تم کون ہو۔ تین ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو

چیلا۔ کوئی شہزادی نہ میرے سر کی ہو

تاج۔ شہزادی ہو تو اپنے گھر کی ہو

چیلا۔ عورتوں سے بھاگ جائے وہ کون

تاج۔ بے سبب مرد کو بلائے وہ کون

چھبیلا کا آگ ہاتھ سے رکھنا

چھبیلا کام نہ نکلا اپنا کسی سے۔ آزماتی ہوں اس کو گرمی سے
او بدذات کہہ کے بیٹے الوبان کے خشمی سے ٹھیک کیا تو نے یہ میرا تھم ٹھانا پھیلنا
بچا بچا۔ بچانا ہیں تیرا امتحان لیتی تھی۔ تو یہ سمجھا کہ جان دیتی
تھی۔

تاج اب تو امتحان ہو چکا۔ مہمان نوازی کا سامان ہو چکا۔ ابی پیارہ وہ تجھے
اجی ہم چھوٹے کسی طرح پنڈ بھی چھوٹے

چھبیلا۔ بول او راستہ چلنے والے متوالے شہزادی کے محلوں کے تلے ہو کر
نکلنا ایسی تیری ہمت اور ایسے دل بھرے شہر میں اول بیٹھ
کے چلنا اس پہ تیری جرأت کیا تو نہیں جانتا۔ کہ یہ محل زنانہ ہے
شہزادی کا عشرت خانہ ہے۔ بیگانے ملک میں آنا۔ اور یہاں تک
اترانا۔ کہ بن پوچھے کچھے پرائے محل میں در آئے ہوئے چھپا چھپ
گھس جاتا۔ دربانوں کی روک ٹوک نہ سنی۔ پھر ابن گیا۔ ایک پھوٹے
دو آنکھیں اندھا بن گیا۔ ہائے کیا کروں۔ اگر مسافر نہ ہوتا۔ تو مزا
دکھاتی۔ کوتوالی بھجواتی سزا دلواتی کھال کھچواتی۔ پر تیری صورت
سے یہ اظہار ہے کہ تو کسی سلطان کی رشتہ دار ہے۔ تو اس پر طرہ یہ
ہے کہ طرحدار بھی ہے۔ اسی سبب سے ہماری پیاری راج دلاری
نازنین مہر جبیں گل پیرہن گلفام گل اندام جیرادت نام تجھ پہ ترس کھاتی
ہیں رحم کا نقشہ جاتی ہیں۔ کیونکہ شرط یہ ہے۔ کہ نام و نشان بتلاؤ۔
ورنہ اسی جرم سے ہرگز رہائی نہ پاؤ۔

تاج ارے او کھلاڑن مجھے پاؤں کی خواڑن

گانا۔ کہاں تمہاری ڈوپٹیا کہاں ہماری شال ٭ کہاں فراسی و مالیا کہاں ٹھار و مال
وہاں تمہاری خبر دروہاں ہمارا خیال ٭ قمر کے سامنے جگنو کا نور ہے کنگال
ارے او اندھیاری نظر تو اٹھا ڈال

بدن میرا چنپا چنبیلی تیرا اُنہارا تیرے پھندے میں آوے نہ بندہ
جنم پھیر ڈال

چیلا۔ گانا۔ تمہارے قول سچ ثابت ہیں عورتیں کنگال۔ مگر کمین کی خاطر ہے مردود
کا یہ حال دیکھتی ہی حسن عورت بلبلانے لگتی ہے۔ شہد کی مکھی کی صورت بھنبھناتے رہ
گئے ارے او متوالے نظر ہو ڈال۔ کہاں تیری ٹوپی کہاں میرا جامہ
میرے جامے پہ ٹوپی عمامہ سبھی بکھوا ڈال

تاج۔ زبانی۔ کون جانے مرد سے آنکھیں لڑاتے رہ گئی۔ کہا اسکو کھکار کر تالی بجاتی رہ گئی
گھر میں عورت کے بہانے سے بلاتی رہ گئی۔ جب وہ راضی ہوا غمزہ دکھلاتی رہ گئی
کیا خبر تھی ہم جوان دونوں سنگدل ہیں۔ پھانستی ہیں گتنیاں سنگدل ہیں

چیلا۔ ارے موٹے منہ پھٹ۔ شہد کی لٹھ۔ عورتوں سے ایسی باتیں کرتے
تجھے شرم نہیں آتی ہے

تاج۔ اری ونڈ گھٹ چل پرے ہٹ۔ مردوں سے دل لگی کرتے تو نہیں
شرماتی ہے

چیلا۔ کیا دل میں ہے سوچا رے بدذات بے راہے چیلا تو تیرے نام کا گنا بھی پائے

تاج۔ بندہ تو کبھی چیلا پہ سایہ بھی نہ ڈالے۔ چیلا ہوئی بھگن میری بھگن کے حوالے

(آنا نرملا کا خفا ہو کر کہنا)

نرملا۔ اری یہ کون ہے رزالا متوالا۔ بندی کے پیر کا چھالا۔ میری چیلا جان
کو بھنگن بنانیوالا

تاج۔ بچائیو باری تعالیٰ اور ایک آئی شیطان کی خالا

چیلا۔ اونٹ یا گھوڑا بیٹھے مر جائے تو میاں بیٹھے

نرملا۔ ہیں ہیں ہیں ہیں۔ کیا ہے کیا ہے کیوں ایسی کائیں کائیں لگا رکھی ہے
اگر اس نے تیرے نام کی بھنگن پائی ہے تو کیا بری گالی ہے بھنگن
تو ان شریفوں سے حلال کی کمانیوالی ہے لو میں کرتی ہوں
اس فضیحتے کو [illegible]

تاج الملوک۔ اجی بھنگی بناؤگی یا غلام

نرملا۔ یہ تو میں جانتی تھی کہ تم راہ گیر ہو۔ پر اب ہوا ثابت کہ کامل فقیر ہو اے
پیر ہم سے بندوں کے بھی دستگیر ہو۔

تاج الملوک۔ تم خود خدا کے فضل سے روشن ضمیر ہو۔ ہم سے مسافروں کے لیئے
دستگیر ہو۔ راستہ بتاؤ کہ تم ہی میرے پیر ہو

نرملا۔ پوچھنے کو حال دل حضرت کے غمخواروں میں ہوں۔ کچھ تو کہئے میں تو
خدمت کے خریداروں میں ہوں

تاج الملوک۔ صوفیوں میں ہوں نہ رندوں میں نہ مے خواروں میں ہوں
اے بتو بندہ خدا کا میں گنہگاروں میں ہوں

نرملا تو بندے کو مولا کی کیا کیا چاہئے

تاج الملوک عبادت کیا چاہئے

چپلا۔ نرملا۔ گانا۔ دل راضی کرنا بندو کا طاعت ہے ٹھہری مولا کی عظمت ٹھہری
حرمت ٹھہری جو دنیا کی عبادت ٹھہری مولا کی
مالک ٹھہرے مولائی جب عبادت ٹھہری مولا کی

تاج الملوک اچھا اچھا فرمائیے فرماؤ کہ کون سی عبادت سے ہو دل تیرا راضی جس میں
رہے تو اور تیرا خدا راضی

نرملا اجی بہن فرمائیں باغ میں جانا۔ دل بہلانا۔ ہنسنا ہنسانا۔ دعوتیں
اڑانا۔ اگر تمہاری ٹوپی کے لائق اعلیٰ سے پھول ہو۔ وہ بھی پسند
فرمانا

تاج الملوک۔ اجی کیا خوب بے سبب کانٹوں میں دامن الجھانا۔ اپنی ریاست کا
بندوبست چھوڑ کر غیر ملک بسانا

گانا دیسے دھوکا دینے والے ہیں نرالا کھوں دیکھے بھالے۔ ایسے چالاکی
سے آنے والے۔ بے باکی دکھانے والے۔ چالوں سے پھسلانے
والے۔ جالوں میں الجھانے والے ایسے دھوکا

ایسے اپنے جی کو بہلانے کو پہچانے تو پہچانے تو۔ میرے جی پر بیتی ہے
وہ کیا جانے تو کیا جانے چھوڑ چھوڑو ایسی باتیں کرتی ہے تو کیسی
باتیں۔ سمجھا ایسی تیسی باتیں جیسی ہے تو ویسی باتیں۔ دھوکا دینے
ایسے راجہ جی کی آبادی کو غیرت نگری بچانے تھا +
ایسے اس میں جوہر نکلے کیا جانے تھا کیا جانے تھا +
توبہ توبہ باری توبہ کیسی ہے یہ خواری توبہ کیسی یہ بیماری
توبہ کرتا ہوں سو باری توبہ۔ دیتے ایسے دم۔ تیرے
داؤ سمجھے ہم۔ مجھے دے سکے نہ غم۔ تجھے جانتا ہوں کم
اجی جاؤ جاؤ۔ دیکھو بھالو منہ میں پانی بھرنے
والے۔ دھوکا دینے

استغفر اللہ خدا کی پناہ۔ توبہ توبہ اب کبھی ایسا خیال دل میں نہ لائیگا
پر دو بول یہ تو فرمائے گا۔ کہ کسی صورت وہاں بھی جائے گا

تاج۔ کیا کسی میں جان ہے جو پہنچائے

چیلا۔ ارے او نامرد۔ جب ایک عورت کی صورت دیکھنے سے تیرا جی اتنا بہت ڈر جائے۔ تو تو یہاں کے پہلوانوں کو دیکھتے ہی مرجائے

تاج۔ ہم وہ نہیں جو عورتوں سے ہم زبان ہوں + آجائے ہمارے سامنے جو پہلوان ہو

نرملا۔ بیشک بیشک آپ بڑے پہلوان ہو۔ معشوقوں کی جان ہو۔ اس لئے میں عرض کرتی ہوں۔ کہ میرے ساتھ چلنے سے کسی کے دل کا پورا ارمان ہو۔

چیلا۔ اری ہٹ نادان پشیمان۔ بات کرتے تو تیرا جی نکلتا ہے کبھی سیدھی انگلیوں سے گھی نکلتا ہے

چیلا۔ گانا۔ بول ذرا لے۔ تیرے منہ میں پڑے چھالے۔ تجھے ڈسے سانپ کالے یہ دعا کروں یہ دعا کروں۔ کون تیرا گھاٹ۔ سے کسی تجھے باٹ تیری گئی ہے یہاں جاٹ۔ کچھ پتہ نہ سنوں

کچھ بتا سنوں۔ کون تیرا پیارا کس نے جوتی یہ وتارا۔ تو ہے رنڈوا یا کنوارا
کوئی جواب لوں۔ بھید بتا رے دلی بھید بتا۔ کوئی اتا پتا ارے
بیل نہ تھا کس ناتھ میں تو کس ناتھ میں تو

تاج۔ گانا۔ سمجھ کنواری تجھے گدھے کی سواری۔ تیرے بڑھے یہ بیماری۔ میں دوانہ
دوں۔ راستے کے کانٹے کوئی آن تجھے چھانٹے تیری ناک
کان کاٹے۔ میں ثواب لوں۔ میں ثواب لوں۔ سن ری
دیوانی۔ میری دیکھ کے جوانی۔ تیری چال ہے مستانی۔ میں
بیاہا بھی ہوں بن بیاہا بھی ہوں۔ بھید ملا رہی بلا۔ بھید مسلا
تیرا جگر کھلا۔ ارے چلی بھلا کس گھاٹ میں تو کس
گھاٹ میں تو۔

نربانی۔ توجناب ہم جاتے ہیں۔

نرملا۔ آپ یہ کیا فرماتے ہیں۔ آئے ہو جو ارادت سے۔ جاؤ بھی تو اجازت سے
سوائے اس کے آپ کی طرف سے سراسر قصور ہے۔ تو آپ کو بھی
اجازت لینا ضرور ہے

تاج۔ کیا میرا قصور۔

نرملا۔ جی ہاں حضور

تاج۔ اجی واہ ہمیں کو گالیاں سنواتی ہو۔ اور ہمیں کو کمینے کہلواتی ہو۔
اور ہمیں کو الٹا بہتان لگاتی ہو یہ کیا انصاف گھر بگڑا اپنے کو
چھانڈے اپنے چور کو توال کو ڈانڈے

نرملا۔ گھس جانا بن بلائے پرائے زنانے میں۔ کیا یہ کچھ گناہ نہیں زمانے
میں فرمائیے قصور تم سے ہوا یا نہیں۔ یہ جرم اے حضور تم
سے ہوا یا نہیں۔

تاج۔ بیشک بڑا گناہ بندے کے سر ہوا۔ پر وہ گناہ مجھ سے نہیں جان کر ہوا
یکبارگی نہائت شور وغل اس مکان میں پایا۔ حیرت اور تعجب
کا غبار دل پہ چھایا بے ساختہ انجان بن میں در آیا چلا آیا

ہاتھ جوڑ کر امیدوار ہوں بخشو حضور اپنی خبر لا رہی ہوں

نرملا۔ اجی واہ کیا کہنا ہے۔ ہوش سے کیوں جاتے ہو۔ سو من کے ہاتھ جوڑ رو۔ گلشن کسی کا لوٹو۔ مالن کے ہاتھ جوڑ رو

تاج۔ اجی میں خوب سمجھتا ہوں جیسی تم نیک ہزاروں میں ایک ہو۔ کیوں سر پھراتی ہو۔ جال میں لاتی ہو

با خوشی رخصت کرو کھینچو نہ دل اے پریاں ❊ آج ہی آیا سفر کی سہ کے میں بیماریاں
جاؤں گھر لیکر ٹھہر نیکی کروں تیاریاں ❊ بھوکا پیاسا ہوں اٹھائی لاکھ میں دشواریاں

نرملا۔ اجی مہمان کہا مان بھی لو۔ اور ٹھہرنے کیلئے وہی مکان جنت نشان کچھ تھوڑا ہے جس میں آپ نے بے اختیار ہو کر اپنے قدم مبارک کو چھوڑا ہے

تاج۔ آہا تو وہی مکان جنت نشان بتلا رہی ہو
جس میں جانے سے گنہگار بنایا مجھ کو ❊ صاف دوزخ کا زمیندار بنایا مجھ کو
تو کیوں نہیں کہتی ہو کہ ہم لومڑی کیطرح بہکانے آئے ہیں۔ تجھ شیر کو فریب سے لیجانے آئے ہیں۔

نرملا۔ وائے تقدیر نخل تمنا کا میوہ نکلا ❊ جس کو میں میٹھا سمجھتی تھی وہ کھٹا نکلا

تاج۔ ہاں کیونکر نہ کھٹا نکلے۔
ایک لومڑی نے دیکھی جب انگور خوبصورت ❊ اسکے لئے کودی بہت انگور خوبصورت
جب کسی طور سے ہاتھ نہ آئے۔ تو لوگوں کو انگور بتلائے

نرملا۔ خیر جی اب تو جاؤ۔ پھر دیکھا جاویگا۔ ہاتھ جوڑو گے۔ وہ بھی وقت آئے گا

چیلا۔ برا گر ہو گا بہادر تو نہ گھبرا جائیگا۔ دینا کل نام و نشان تو ہم کو بتلا جائیگا

تاج۔ اچھا یہ بات ہے تو سن لو
سورج جدھر سے نکلے ہے وہ ہے میر انتقام۔ شاہوں کے سر پہ ہوتا ہے وہی ہمارا نام
نرملا و چیلا سمجھے اُدھم لانیوالی۔ نہیں ہو سکتی گنہگار بنانے والی
بھنگین ہیں میرا سنڈاس کمانے والی۔

باب دوسرا پردہ چوتھا

محل اگلا

چترا - الٰہی کیسا تہلکہ پڑا رہا ہے۔ جو دیر لگ رہی میری باندیوں کے آنے میں
آہا ری آؤ۔ میری سہیلیو البیلیو۔ بڑی عمر۔ بڑی عمر
کہاں ہے وہ دل میں آنیوالا۔ نرالی جیتوں دکھانے والا۔ اکڑ کے سینہ
اٹھانے والا۔ ہزاروں فتنے جگانے والے

نرملا - اے جی جانے بھی دو۔ ایسے کام کا نام بھی نہ لو۔ ہزاروں پھول ہوا
میں اڑ کے جنگل میں آجاتے ہیں۔ پر وہ طرحدار گلزار پھولوں کی شان
کب پاتے ہیں

چترا آہا ہم کو جھٹلاتا۔ باتوں میں اڑاتا۔ تجھ سی چالاک بھلا۔ اُس کو نہ لائی
ہوگی۔ تم کسی کونے میں چھپا۔ اس کو تو آئی ہوگی۔ لے بتا ورنہ تیری
میری لڑائی ہوگی۔

چپلا - اجی وہ نہیں بلانے قابل۔ نہیں اسکے نخرے اٹھانے کے قابل
نہیں ایسا گل منہ لگانیکے قابل

چترا - اے کیا وہ کوئی کمینہ ہے بدچلن بدقرینہ ہے بے آب نگینہ ہے کون ہے
نرملا - شہزادہ ہے پورب کا وہ ہر بات میں انکار عیبوں بھرا جوہر نہ ہو
ایسا کوئی سرکار

چپلا پھر ایسے کو خاک بلائے نہ سمجھے۔ تو کس طرح سمجھائے۔ عمل اس کہاوت پر
فرمائے۔ جو رو کے آپ سے اس سے روک جائے

چترا کیا وہ بول اٹھا ایک بار انکار
نرملا ایک انکار کیا ہزاروں انکار

چپلا۔ بلکہ بے حد و بے شمار انکار ہے

چترا۔ گانا۔ آتش عشق وہ ہے جسمیں سمندر جلجائے۔ اک شرر جائے جو پتھر میں تو پتھر جلجائے
پر پروانہ کیا ہے شمع تک جو ڈالی پر۔ گر فرشتہ بھی کوئی آئے تو شہپر جلجائے
تن بدن پھونکدیا ہی شب فرقت نے مرا کیا عجب ہے جو یہ جسم سے بستر جلجائے

زبانی۔ اے میری چپلا سہیلی البیلی ایک ساتھ کھیلی عشق کے درد کی دوا بھی ہے اس کے بیمار کو شفا بھی ہے

چپلا لے جان و دل خدا کی خدائی میں کیا نہیں۔ وہ کونسا مرض ہے کہ جسکی دوا نہیں

چترا تم مجھے وہ دوا بتا ئیگی

چپلا ہاں ہاں اگر دھیان میں آئیگی۔

چترا ہاں اگر دھیان میں آئیگی تو بتائیگی ورنہ صاف ٹکر جائیگی وہ مثل ہے نہ کھائیگی جان کے ساتھ لیجائیگی

چپلا۔ گانا۔ سر ور بھگت نہ چلو۔ توری سمجھ سے ہاری
میں بچاری برج ناری۔ الگ تھلگ جل گئی۔ قسمت کا ہے ماڑی
سر ور تو تو بنا پریت بھی پھر من کا ہے کو ڈ کو ڈ دولت ڈھولت
اب بار بار ہے کیوں مو ہے چھیڑے۔ قسمت میں لاجن موری جات

سب سہیلیاں گانا۔ عشقے آر اقاتل بنکر یار یار کرنا۔ تن من سارا آخر رہنگر یار یار کرنا
عاشق پیارا کافر بنکر دین خوار کرنا غشقوں یارا جنگل میں پھر کر جان نثار کرنا
تن من لجکر ال دھن تھکر ندہب دکر جان پر بد اگن او گن کر دھن بجے دھن کر
ان سنی سنکر پیڑ کر گر کر۔ درد رپھر کر نسدن بھر کر اکدن مر کر۔ خاطر دلبر جان نثار کرتا۔

چترا۔ گانا۔ اے رے سکھی ساون آیو۔ برکھا رت آگماں جیتا تیت ہائے پران پیارے کا ہن بنا۔
چوئے گھٹا اور سے گھٹا اسند گھنہد گھرے آئی۔ موری چھتیاں مہر کے جائے پران پیارے کا ہن۔ اے ری

نرملا۔ گانا۔ جو جی چاہے چتو بھول شنے ہے یہ بڑی بھول کرو پھول جو مقبول

بنام رضی باپ کے

سنو بندی کی یہ عرض رضا باپ کی ہے فرض یہ بڑا بھاری ہے یہ
قرض رتے سر نہ آپ کے۔

سہیلی۔ زبانی۔ اری چپ ہو چپ تشریف لائے ہیں مہاراج۔

راجہ صاحب۔ اے ہماری پیاری راج دولاری۔ دل وجان ہماری کیا خبر
ہے آجکل تمہاری۔

شکر ہے جناب باری۔
ہے نصیب نیک ہمارا۔ شکرانہ ہے مولے کا۔ جان کو دھیان تھا۔
جس کا وہ پھول نرالا تا کا۔ دلبر ستارا چمکا روشن ہے چہرہ اوا کا۔

راجہ صاحب۔ اے ماہ پارا کون ستارا آشکارا آن سدھارا۔
جو چاند کو دے حیرانی اور مہر کو دے پریشانی
چترا جو جگ میں ہے لاثانی۔ جو البیلا نازکار تم دھیان دھرو یا طن کا کیا
پھول کھلا عشقا

راجہ صاحب زبانی۔ یہ کیا کہہ رہی ہے پیاری۔ یہ کیسی بیقراری
چترا۔ جو آپ کی خواہش وہ ہی ہے مرضی ہماری

راجہ صاحب۔ اے میری لعل جو کچھ تو بیان کرتی ہے۔ یہ سچ سچ حال ہے
یا خواب و خیال۔

چپلا۔ گستاخی معاف اگر اجازت پاؤں تو ایک خوشخبری سناؤں۔

راجہ صاحب۔ آہاہا۔

چپلا۔ حضور کو خبر ہے کہ جگہ جگہ کے شہزادے آئے۔ مگر چترا وت پیاری
پیاری کے دل کو نہیں بھائے
پھر حضور آپ کا ارمان ہو گیا۔ اُن کو پسند ایک ماہ ذیشان ہو گیا

راجہ صاحب۔ اہاہا اگر یہ سچا کلام ہے۔ تو قابل انعام ہے۔ جس دلارام کے لئے
چترا وت بے آرام ہے۔ وہ کوئی خاص ہے یا عام ہے

چپلا۔ یہ حال تو بندی نہیں جانتی۔ پر اسکی رفتار گفتار اور ہر ایک کردار

سے ثابت ہوتا ہے کہ شہزادگی اُس پر تمام ہے۔ تاج الملوک نام ہے
پر حیرانی ہے اس بات کی چترا وت چودھویں رات کی اور اُس
آرزو نہو بیاہ و برات کی

راجہ صاحب۔ تعجب ہے کہ مہاراجوں کے بیٹے پوتے اس کو قبول نہیں ہوتے
خیر دیکھا جائیگا۔ نہ ہو بیقرار میری جان اگر ہو گیا میرے دل کو پورا
اطمینان۔ کہ وہ شہزادہ ہے عالی خاندان۔ تو وزیر کی معرفت کرتا
ہوں اس مشکل کو آسان۔

چترا۔ گانا۔ اے میرے پدر بزرگوار میری مرادیں بر لانیوالے
جہان کے بشر بنے منشی۔ دھرتی ساری بنے تختی۔ جہان کے
بشر جگ کے دریا بنے سیاہی۔ توری نوازش لکھی نہ جاوے
پورن آس بہی من کی جہان کے۔

ڈراپ سین

باب سویم۔ پردہ اوّل

راستہ

سپاہی۔ گانا۔ کیا ہم پلٹن میں بھرے ہوئے ہیں لچے چھپن لاکھ

پہلا۔ بھلاؤں بہکاؤں یہی ہے میری بات
دوسرا۔ پکڑ۔ جکڑ۔ رگڑ۔ اگڑ بتا کے ماروں لات
تیسرا۔ تڑاک پھڑک پھڑک کڑک سنا کے ماروں لات
چوتھا۔ تمہیں کوئی کیا جانے مجھے سب جگہ جانے۔ لاکھوں کاٹے گات
کیا ہم پلٹن

پہلا۔ سینکڑوں سید ھے۔ سینکڑوں آٹے جوڑ کے لوٹے تن
دوسرا۔ عزت کوئی دھن بھی لوٹا سینکڑوں لاکھوں من۔

تیسرا۔ تو نے کیا لوٹا جو لوٹے میں نے لاکھوں گاؤں۔
چوتھا۔ تم تو سب ہو چھوٹے چھوٹے ہم گلشن کے گلبن لوٹے ساتوں دیپ کے گاؤں لوٹے۔ ڈاکو میرا ناؤں۔ کیا ہم پلٹن کے
پہلا۔ چار برس میں چوگنا کرتے سیم و زر سے تھیلی بھر گئے چھیلا لوٹا گھر۔
دوسرا۔ ہم چھلا تو تو نام لیویں گھر کا آدھا دام نہ دیویں کھوٹا ایک بادام نہ دیویں کبھی عمر بھر۔
تیسرا۔ جسکو چاہیں عزت دیویں۔ جسکو چاہیں ذلت دیویں جس سے چاہیں نعمت لیویں۔ جس سے چاہیں خدمت لیویں۔ ہم کو کس کا ڈر ہے
چوتھا۔ جو کوئی آ حاکم پوچھے پہلے آکر ہم کو پوچھے۔ سر اور دھائے قدکو پوجے۔ ایسے ہیں ہم سب سے بڑھکر اور برتر مہر منور باقی سب کمتر کیا ہم
کوتوال۔ کیوں بدمعاش خاں جمعدار جی انتظام کیلئے گشت لگانیوالے سب حاضر ہیں سپاہی پہرے والے
جمعدار۔ ہاں حضور حاضر ہیں سب سپاہی سرکار کے۔ سوائے جودے باز خاں مالدار کے۔ رات جو گیا جوا پکڑنے لگا اکڑنے پکڑنے جنگل نے دیکھا جوریوں کا ڈھیر پڑا نیت میں پھیر کچھ اٹھایا کچھ چھپایا کچھ دبایا یہ دیکھکر ایک جواری نے اڑنگے پر چڑھایا سیدھا بابا ٹنگڑی توڑی گردن مروڑی اتنے میں آن پڑے دوسرے سپاہی۔ وہ مرہم پٹی کرانے لیگئے شفا خانے۔
کوتوال اچھا ہر ایک سپاہی آئے اور اپنی اپنی رپورٹ سنائے
پہلا سپاہی۔ سنئے حضرت شرابی خاں کی چترائی کیونکر شراب اڑائی۔ جب رات کو پہرے پر آئے۔ دل میں کھٹک سب دوکانوں کے تالے دیئے جھٹک۔ کھلی پائی شراب کی دوکان جھاڑ فانوس جل رہے تھے۔ بھنک دو نجے پائی جب یہ بے حکمی پھر تو رہی دل میں کچھ لٹک۔ پہلے تو ڈٹ کے چڑھ گیا بوتل۔ شیشے پیالے ڈالے ٹپک کچھ ادھر کچھ دبا کے الگ۔ کا مال لے آیا جھٹک مٹک

جھٹ پٹ - پھر تو دوکان کا بند کروا کے چپکے چپکے چُراتے پھرتے پہرے
پر آیا سٹک ۔

دوسرا سپاہی - کوتوال صاحب کی بڑھے دولت بلند اقبال دیکھئے ڈاکو خاں
کا کمال ایک چور کے گھر میں پڑا - سو دیکھ کے گھنا گھنگور - کر رہا
تھا شور - جب پہونچا میں چور سینہ زور سُنتا ہُوا شور - چور حرام
خور کو بنا دیا کور - زندہ درگور - فی الفور وہ لے آیا مور - اتنے میں ہوگئے
بھور (ہنسنا) نہیں نہیں دھر میرے حصے میں آیا دم - آپ
کے لئے لایا -

تیسرا سپاہی - سنئے حضرت پٹھان خاں کی خطرت میرے پہرے کا ٹھانہ تھا - دو
گولی کا ٹپہ - چڑھی مار محلہ دیکھا جو ایک مالدار اللہ بللہ - لکھنؤ کا چھلیہ
بغل میں دابے مصلّے - میں نے بھی لگا دیا بہتان کا ٹھلہ - ارے تو
چرا لایا ہے گلہ - پھر تو بات بات میں لگا کرنے واللہ باللہ - آخرش
دیکھئے اُس نے سونے کا چھلہ ہم سے چھڑوا یا ٹپہ - میں بجاتا ہُوا کلہ
کرنے لگا جاگو جاگو ہلا - اللہ اللہ خیر سلا -

اردلی - (اندر سے آواز دینا)
کوتوال صاحب نیک نام ذی شان

کوتوال - آئیے آئیے مہربان وزیر صاحب کے اردلی کیا ہے فرمان -
لیجئے وزیر صاحب کا حکم نامہ قدردان

(حکم نامہ کوتوال کا پڑھنا)

کوتوال - زور آور خاں بہادر کوتوال
اور کاموں سے ہاتھ اُٹھاؤ - پہلے یہ تعمیل بہت جلدی بجا لاؤ -
کوئی ہے تاج الملوک راجی مسافرت میں چلا ہُوا ہے جو شکل دیکھو
تو بھولی بھالی - مگر بلا کا بنا ہُوا ہے جو پتہ چھو پیہ بتاوے تو تحکم

کسی نے پایا نہ اس کا مطلب۔ لباس تن پہ امیروں کا سا چمک دمک میں سجا ہُوا ہے۔ ہماری تعمیل یہ بجاؤ۔ جہاں ہو تم اُسکو ڈھونڈ لاؤ حضور میں اس کو بھیجدو تم۔ دلوں میں کھٹکا پڑا ہُوا ہے۔

بہت خوب جاتا ہوں ابھی سرکاری تعمیل بجا لاتی ہوں

آنا ایک دیہاتی کا تاج الملوک کو پکڑے ہوئے

دیہاتی۔ کوتوال مہاراج کا بول بالا۔ دو بالا۔ حجور کی خدمت میں پھریاد کرنے والا۔

کوتوال تو کون ہے متوالا۔ کیا ظلم دیکھا بھالا؟

دیہاتی۔ ہے حجور ہم ہیں گاؤں کی مجور۔ جے میاں جا شہر کی گائیں بیچ۔ ٹھیک ہی ہیں۔ موسی بولے ٹھا کر تنک دیا کرو۔ مورے سنگ آ ہو رکستہ بتا بہو۔ اور کوئی بکھڑی ہو تو بھاڑے دلا بہو۔

کوتوال پھر کوئی مکان دکھایا یا گھر دلایا۔

دیہاتی ارے صاحب ہجاراں مکان دکھائے۔ پرنت جا من کے پسند ہی نہ آئے۔ جب دن بھر جا پاپی لے سنگ کھاک اڑائے۔ تب رام سنگھ ٹھاکر کی بکھڑی من بھائی۔ پیسو یہ بکھیڑا پھیلاوت ہے نہ بکھری کا بھاڑہ دلاوت ہے۔ نہ ہمری مجوری چکاوت ہے (کوتوال کے کان میں)

اُیک موتی انمول جیا کے ہاتھ لگھو ہے۔ رام جانے کہیں سے لے بھگو ہے۔ بار بار بولت ہے کہ موتی بیچ لاؤں تو تھبارہ مجوری چکاؤں۔ اب رام جانے کب موتی بکو گو۔ اور ہمری مجوری کا پیسہ چکوگو۔ کوتوال صاحب مہربانی کیجئے۔ مجھ غریب کا پیسہ دلا دیجئے۔

کوتوال۔ ٹھیر ٹھیر دیکھا جائیگا۔ (تاج الملوک سے) حضرت کیا آپ

تاج۔ تاج الملوک۔
کوتوال۔ وطن شریف۔
تاج پورب
کوتوال۔ آنے کا مطلب۔
تاج۔ آب ودانہ۔
کوتوال آخر کون لایا۔
تاج۔ گردش زمانہ
کوتوال موتی کہاں سے پایا۔
تاج۔ تقدیر سے۔
کوتوال۔ ہار گئے ہم آپ کی تقریر سے۔ معلوم ہوتے ہو کچھ امیر سے۔
آپ کا انصاف ہوگا حضرت وزیر سے
بدمعاش خاں۔ جی ہوت۔ پکڑو اُن کا ہاتھ اور لے جاؤ اُن کو
ساتھ جو کچھ سنی ہو داستان۔ اس آن وزیر صاحب سے کر
دینا بیان
تاج۔ یاالٰہی یہ کیسی ڈانٹا ہے۔ جدھر جاؤ اُدھر اوکھیر ملا۔ جہاں جاؤ
وہاں ایک بکھیڑا۔ کہیں جالی ہے کہیں تالی ہے۔ کہیں گھانسی
اس شہر میں جگہ جگہ پھانسی۔
دیہاتی۔ حجور ہمرے دام۔
کوتوال۔ جا ہماری کوٹھی کے صاف کر کمرے۔ اگر ہوگئی اس کی تعمیل
پوری پوری تو مل جائیگی۔ سب دستوری اگر رہگئی کوئی بات
ادھوری تو ہماری محنت گئی تیری مزدوری

(جانا ایک کے بعد ایک کا آخر پردیسی کا)

پردہ تیسرا

مکان وزیر

وزیر۔ اے ہوشیار صورت سمجھدار مورت۔ کیا آن پڑی ضرورت جو اس جیٹھ بیساکھ کی گرمی میں جلتے ہوئے۔ البیلے چلتے ہوئے پورب کی طرف سے نکلتے ہوئے۔

تاج۔ سنئے حضور اکیلے نہیں ہم چلتے ہوئے۔ غم و رنج نہیں دل کو ملتے ہوئے

وزیر۔ سبب؟

تاج۔ آسمانی غضب۔

وزیر۔ تدبیر؟

تاج۔ تقدیر۔

وزیر بیماری؟

تاج۔ لاچاری۔

وزیر۔ کیا علاج؟

تاج۔ لاعلاج۔

وزیر۔ دیس؟

تاج۔ پردیس۔

وزیر۔ کھانا۔

تاج۔ غم کھانا۔

وزیر۔ شغل کیا جاری۔

تاج۔ محض بیکاری!

وزیر۔ گذر۔

تاج۔ ادھر ادھر۔

وزیر۔ پھر کیا مانگتے ہو بھیک۔ کوئی دور نہ کوئی نزدیک کوئی یار

نہ کوئی شریک جو کلام ہے لاکلام۔ جو جواب ہے لاجواب۔ تاج الملوک
کس کا نام ہے یورپ اکس کا مقام ہے۔

تاج حضور یہ کوئی نام ہو تو بتاؤں۔ کام ہو تو جتاؤں۔ تاج ہے یا پتھر بزرگوں کا رکھا سر پر۔

وزیر کون ہے تیرا بزرگوار؟

تاج بچپن سے ہوں خوار۔ پردیس میں لاچار کیا بتاؤں سرکار

وزیر مجھے تو اسمیں دکھائی کوئی ثواب نہ دے کہ ہم سوال کریں تو کوئی جواب نہ دے

تاج کہا اپنے پیر نے یا تو نکو ہیچ ثواب جو دے۔ بڑوں کے سامنے ہرگز کبھی جواب نہ دے

وزیر بڑا کوئی پرزہ ہے چلتا ہوا۔ کہ چلتا ہے گھڑیاں بدلتا ہوا۔

تاج زمانہ نظر آیا جلتا ہوا۔ میں چلتا ہوں ڈرتا سنبھلتا ہوا۔

وزیر عجب ہی تو سفر میں جو اکیلا مامور ہو کر۔ نہ رکھے لاؤ لشکر ساتھ ہمراہ سفر ہو کر

تاج چلا جسدم کوئی محتاج یا کہ تاجور ہو کر۔ رہے دو گز کا کپڑا ساتھ ہمراہ سفر ہو کر
سب پہچانے کوئی شاہ و گدا کو باہنر ہو کر۔ کرے کیا لاؤ لشکر کہ مسافر بے خطر ہو کر

وزیر واہ رے تیری سخا کی بے باکی۔ خوب پھلواری نباکی۔ جس شہزادے کو عطا کی چالاکی۔ ایسی ہی تمہاری طرح وعظ سناتے ہیں۔ مسافری کا بھیس بناتے ہیں غیر ملک میں جاتے ہیں۔ رعیت سے فوج وسپاہ کی ٹٹول لگاتے ہیں۔ موقع جب اپنے دل کے موافق پاتے ہیں۔ تو محمود غزنوی کی طرح دھر دباتے ہیں۔

تاج۔ حضور رہنے بھی ایک بات ہم سناتے ہیں۔ وہ شہزادے وزیر ایسوں کو بناتے ہیں کہ راہ چلتوں پہ بھی بدگمان لاتے ہیں۔ اپنا سپاہی بھیجکر بلاتے ہیں۔

وزیر۔ بھلا بدگمان وزیروں پر کیوں جوڑا انتظام کے لئے وہ جو کچھ کریں سو تھوڑا۔

دور ہو جاتی اگر عالم سے شکل انتظام۔ پھر تو یورپ میں سحر کے وقت
ہی ہو جاتی شام۔

تاج۔ اس جگہ ہوتا اگر یورپ کی صورت انتظام۔ دام بچھواتے نہ یوسف کے

وزیر بنانے کو غلام

ہاں ہاں نہ چھپی آخر ریاست کی یہ۔ حاضر جوابی کی گفتگو۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ جو شخص یوسف کہلائے پھر کیوں اپنے آپ کو چھپائے شاید کوئی دیکھ کر زلیخا بن جائے۔

تاج حضور یہ آپ کی مہربانی ہے۔ قدردانی ہے۔ جو کسی کی صورت میں یوسف کی سی شان ہے۔

کب یہ ممکن ہے کہ قطرہ کوئی دریا ہو جائے۔ ایسے یوسف کے لئے کوئی زلیخا ہو جائے۔

وزیر اگر کسی شخص کا ارمان پورا ہو جائے

تاج کیا تعجب ہے کہ جو ٹیڑھا ہو وہ سیدھا ہو جائے۔ صاف جنجال سے چھٹکارا کسی کا ہو جائے۔

وزیر ارے کوئی حاضر ہے اس آن۔ لاؤ حضرت کے لئے ہار پان۔

تاج نہیں حضور ہمارے ہاں ایسا دستور ہے جب گرد ملال دھل جائے حال کھل جائے۔ دل مل جائے۔ ہل ہل جائے۔ مشکل جائے۔

وزیر۔ ابھی نہیں۔

تاج۔ جی نہیں

وزیر۔ کچھ دور نہیں۔

تاج۔ کچھ ضرور نہیں

وزیر۔ کیوں منظور نہیں۔ کچھ تو سہی ابھی وہ بات۔

تاج۔ وہ کیا تھی بات جناب عالی۔

وزیر۔ وُہی زلیخا والی۔

تاج۔ وہ کون ہے اور کیسی؟

وزیر۔ کسی نے دیکھی نہ ہو ویسی شریف ذات کی بڑی بات کی عالی صفات کی۔

تاج۔ وُہ کس طرف ہے اور کدھر ہے؟

وزیر ۔ جہاں تم گئے تھے وہ اُدھر ہے

تاج ۔ کہیں جانا میرا دستور نہیں ۔

وزیر ۔ دستور کا کچھ مذکور نہیں ۔

تاج ۔ کچھ یاد مجھے وہ طور نہیں ۔

وزیر ۔ اب یاد کرو کچھ دور نہیں ۔

تاج ۔ کچھ تو فرمائیے مہربان پتہ نشان

وزیر ۔ وہ عالی شان مکان گل و سنبل والا ۔ شور و غل والا ۔

تاج ۔ ہا ہا ہا ۔ چپلا ۔ نرملا ۔ تو نہیں ؟

وزیر ۔ اجی وہ بلا نہیں ۔

تاج ۔ اور کون تھی ؟

وزیر ۔ اور کوئی تھی نازنین مہر گستین ۔

تاج ۔ ہوگی میں نہیں جانتا ۔

وزیر ۔ ارے اُلٹی زمین کے اُلٹے آدمی کیا کہنے چاہتا ہے کہ کچھ نہیں سمجھا ۔ گدھے کو نمک دیا اُس نے کہا میری آنکھیں پھوٹیں ۔ بہت جل نکلا ہے ۔ دیکھا جائیگا کیا سبب جو ہمارے شہر میں آکر کام لگوا کر دام نہیں دیتے کیا سبب کہ رام سنگھ ٹھاکر کا مکان ٹھہرایا اور کرایہ نہیں چکایا ۔

تاج ۔ جناب عالی مجھکو وہ دام ادا کرنے میں کوئی انکار نہیں ۔ پر اس شہر کے ثانی کوئی بازار نہیں ۔ جس میں ایک موتی کا بھی خریدار نہیں ۔

وزیر ۔ بھلا کہاں ہے موتی جسکی قیمت نہیں ہوتی موتی کہیں سے پایا کس نے تمہیں دلایا ۔

تاج ۔ اس کا جواب ہم سے آیا نہ آئیگا ۔ جو کچھ پایا تقدیر سے پایا ۔

وزیر ۔ تقدیر تو ہے چھوٹی ۔ جو نیک بات چھوٹی مت بول بات جھوٹی ۔ بتا تو سہی یہ پورب کے صحرا میں ہوتا ہے موتی یا سنگل کے دریا میں ہوتا ہے موتی ہے کیا تعجب ہے کہ تم لوگ غوطہ خور چور ہماری عملداری کے سمندر میں غوطہ لگاتے ہو اور چھپ چھپا کے موتی نکال لاتے ہو ۔ اِدھر کا ہے جھول بچانے کے لئے یہ حال چھپاتے ہو

تاج۔ معلوم مجھکو بھی تو یہ ہو جاتا اے جناب۔ کہ آپ ہی ٹھہریں گے موتی کا جواب
جو فرمایا سنگلی سمندر کا گوہر نایاب

وزیر۔ اے انسان لستان دمباز دمساز چالئے۔ پھر ایسی بات منہ تنگی سے ہرگز نکالئے
ادھر موتی چرانا اُدھر پرائی مزدوری دیا نا۔ اور بن پوچھے پیچھے پرائے
محل میں در آئے ہوئے چھپ چھپ گھس جانا۔ اور وہیں ہو کر رہنا
ہم کو دکھانا۔

تاج حضرت ہمارا اکڑ جانا۔ اور آپ کا چھند لانا۔ پھسلانا۔ دلوں سے
دل ملانا۔ ملا تو لالا نہیں تو لولو۔ میٹھا میٹھا ہپ ہپ۔ کڑوا کڑوا
تھو تھو۔

وزیر۔ او کنگال یہی تو انصاف کا پانا۔

تاج۔ کیا میل ملانا۔

وزیر۔ ارے بد خصال اپنے منہ سے وہاں جانیکا اقرار کرتا ہے

تاج۔ کیا تعجب ہے کہ حیرت میرے دل پر ڈالی ٭ نہ بلا چیلا کو سمجھا تھا ملانیوالی
یہاں آن کے دیکھا تو جناب عالی۔ لاحول ولاقوۃ یہ حقارت
ڈوب گئی وزارت۔

وزیر۔ ارے او بدکار بد اطوار میں خوب جانتا ہوں۔ کہ تو ہے بڑا ہشیار مکار
عیّار۔ اگر یہ بات پھر منہ سے نکالی تو تیر الگا ہے اور میری تلوار۔ کون کہتا
ہے کہ تو وہاں جائے کس کو غرض پڑی ہے کہ تجھ سے چوتیاں اُٹھوائے
یا زلیخا کی طرح یوسف سا معشوق بنائے۔ لازم آن پڑا کہ تو قید خانے جائے

تاج۔ حضور کیسا ہی یوسف تباہ ہو جاوے۔ ہزار قید میں تن مثل کاہ
ہو جائے۔ مگر کبھی نہ زلیخا کی چاہ ہو جائے۔

وزیر۔ ارے کوئی حاضر ہے لیجاؤ اس کو جیل خانے مصیبت اُٹھوانے۔ تھوڑے
دنوں اُس کی آنکھیں پھوڑی جائینگی۔ زبان کاٹی جائے گی۔ تاکہ
کسی کی طرف آنکھ نہ اُٹھائے۔ اور ایک جگہ کا حال دوسری جگہ نہ سُنائے

تاج۔ لائی حیات آئی قضا لیچلی چلے۔ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

(سپاہی کا آج کہنا جانا)

پردہ تیسرا - محل چترا

(آنا چترا کا معہ سہیلیاں اور مہاراج کے)

مہاراج - کیوں بیٹی سُن لی وزیر کی تقریر اب کیا کروں تدبیر

چترا - ابا جان وزیر نے اس ننھے پیر کو محبت کے جال میں پھنسانے کے لئے کوئی تدبیر باقی نہیں چھوڑی - اب ایک بات بندی کے گمان میں آتی ہے - اگر اجازت پاؤں تو کہہ سناؤں -

مہاراج - اے بیٹی سوائے تیرے میرا کوئی وارث نہیں کوئی والی نہیں - آج تک تیری کوئی بات ٹالی نہیں - بلاخوف بیان کر -

چترا - حضور خوب جانتے ہیں کہ جہاں کہیں ایک سی طبیعت کا جوڑ نہیں ملتا تو بیشک وہاں خرابی کا کھٹکا ہے - دھیان جاتی ہوں - تو اُس کا اور اپنا مزاج یکساں پاتی ہوں -
اُسے دیکھتے ہی یہ کہنے لگا دل - یہی مرد ہے تیرے جوڑ کے قابل (یہی)
سُنی اُس نے مہاراج کی باتیں - اگر اجازت ہو تو کروں دو دو باتیں

مہاراج - اے بیٹی چپ ہو چپ؟

چترا - کیوں؟

مہاراج - عقلمندوں کی مرضی یوں -

چترا - کیا کوئی بُری بات ہے

مہاراج - پیاری بڑی بدنامی کی بات ہے - کسی ادنےٰ غریب کی کنواری نکرے اس طرح تو طلبگاری تو تو راجہ کی بیٹی ہے پیاری جس سے نفرت ہو تجھے سو باری اُس سے ملنا گناہ ہے کلباری - اے یکتائے زمانہ تو نے اس میں کیا پہچانا جب دیکھو تب اُس کا طرانہ اسی کا خانہ تیرے سامنے تو وہ ایسا ہے بیچارہ جیسے چاند کے آگے تارا -

چترلے گانا۔ نہ بولو تارا تارا۔ وُہ تارا ہے پیارا۔ نہ بولو تارا تارا۔ وُہ آنکھوں کا تارا
نصیبوں کا تارا۔ خدا نے اُتارا۔ چندر پہ داغ کارہ۔ سوراج ہر آگ سارا۔
چندر سُورج سے پیارا۔ نصیبوں کا تارا۔ خدا نے سنوارا۔ نہ بولو تارا تارا
صاف کہدونگی جو پوچھے کا حشر کے دن۔
میں گنہگار نہیں ہوں گنہگار ہیں آنکھیں
مجنوں کو دیکھئے لیلا کی آنکھ سے۔ وامق کو دیکھئے عذرا کی آنکھ سے
تعجب ہے کہ یا کوئی سنگدیپ کا ہاتھی مگر پورب کی چڑیا اس کے پھندے میں نہیں آتی
مہاراج۔ کسطرح مانوں میں ہیہات بدنامی کی بات آگ بارود کا ساتھ
سہیلی۔ حضور کوئی دروازہ پر ملازم سرکار کچھ عرض کرنیکا امیدوار ہے۔
(مہاراج کا اشارہ کرنا)
سپاہی (نامہ دے کر)
بندہ پرور کوئی تاج الملوک نامی پورب کے بادشاہ زین الملوک کا بیٹا
وطن سے آوارہ ہے نہیں معلوم کدھر کو سدھارا ہے۔ آخرش لاچار
ہوکر باپ بیچارے نے ہر ایک ولایت کے بادشاہ کو نامہ بھیجا ہے۔ یہ
ایک نامہ حضور کی خدمت میں بھی آیا ہے قاصد دربار میں حاضر
ہے جس نے یہ ماجرا سنایا ہے

نامہ پڑھنا مہاراج کا

مہاراج۔ اوہو تاج الملوک حضرت تو بچپن سے چنچل اور ہر ایک کو اڑانے
والے معلوم ہوتے ہیں۔
لے سن اُس کا باپ کیا لکھتا ہے۔ تاج الملوک میرا ایسا فرزند بہادر جو
بکاؤلی کا پھول اندھے باپ کو اکھیارہ بنا نیکے اڑا لایا اتنا ہی
نہیں راستہ میں دلبر سی بیسوا اور محمودہ سی دیوزاد کو حکمت اور
فطرت سے جیت لایا۔ اور بڑے بھائیوں کو شرمندگی کا داغ کھلایا
اب یہاں آیا تو ایک نیا فتنہ جگایا۔

بندہ پرور اب تو یہ قدرتی دستاویز ہاتھ آئی ہے جس کے وسیلے سے ہم
باندیوں نے بھی دو دو ہاتھ کرنے کی ہمت پائی ہے۔ چتراوت کی
مرضی کے مطابق یہاں لانے کی امیدوار ہوں۔ اجازت کی طلبگار ہوں
اس پکے کاغذ کی مدد سے ہم تمام چالاکیاں بھلائینگے۔ خدا نے چاہا تو
اس کی زبان سے اسے جھوٹا بنائینگے قبولوائینگے۔

مہاراج۔ خیر اولاد کے پیچھے ہزار خرابیاں اٹھاتے ہیں۔ ایمان گنواتے ہیں اس
نظر سے لاچار ہو کر ہم بھی یہ بات قبول کر کے اسی طرح حکم سناتے ہیں
اسے لاؤ یہاں کوئی بھی ایسی ہمت سے فطرت سے۔ کہ ہاتھ اپنا دھونا
پڑے عزت سے نہ حرمت سے

سب کا گانا۔ جے بولو خوشی کے دم کی۔ آج رت گئی ہے سب غم کی۔ جے بولو۔
آئے مقصد پیاری کے دل کے۔ ساعت نیکی کی چمکی۔ پروردگار کا شکر
ہے بچاؤ کی ہے نگاہ کرم کی جے

پردہ چوتھا مکان
آنا تاج کا

چترا۔ یہ کون انسان ؟
چپلا۔ یہ وہی فرعون بے سامان مغرور بے شعور سراسر قصور ظاہر انور
باطن زنبور جو اس روز بن بلائے دولت خانہ حضور میں در آیا چلا
آیا۔ اور یہیں سے موتی چرایا۔
سہیلی۔ ایک قصور۔
نرملا۔ مگر جب سرکار نے بلایا تو نہ آیا۔
سہیلی۔ دو قصور۔
چپلا۔ بی بی ہم کو سانپن ناگن ٹھیرایا۔
سہیلی۔ تین قصور۔

نرملا۔ اور کیا بھول گئے ہمیں تمہیں بھنگن بنایا۔
سہیلی۔ چار قصور۔
چپلا۔ اور پھر بندی کو تو بندر نچانے والے کی جورو ٹھیرایا۔
سہیلی۔ پانچ قصور۔
نرملا۔ کبھی شیطان کی خالہ ٹھیرایا۔
سہیلی۔ چھ قصور۔
چپلا۔ اور بندی کو کٹنی۔ چوراہے کی بھٹنی بنایا۔
سہیلی۔ سات قصور۔
نرملا۔ سپاہیوں کو تو کچھ بھی خیال میں نہ لایا۔
سہیلی۔ آٹھ قصور۔
چپلا۔ سپاہی کیسے کوتوال تک تو اُڑایا۔
سہیلی۔ نو قصور۔
نرملا کوتوال کیسا وزیر کو بھی پتا بتایا۔
سہیلی دس قصور۔
چترا۔ اور کچھ فتور۔
چپلا۔ بس حضور۔
چترا۔ لو ہم بھی شاید اور ڈائینگے یہہ فریبوں سے بتا بتا ئینگے۔ کیا جی تم ہی ہو۔ ان سب قصوروں کے قصوروار۔ پورے پورے عیار۔
چپلا۔ جواب دے گنہگار۔ کیا فرماتی ہیں سرکار
تاج الملوک۔ واجب القتل اور قابل تلوار ہیں ہم۔ ہاں جی ہاں سچ ہے کہ ایسے ہی گنہگار ہیں ہم
چترا اس سے ثابت یہ ہوا ہمکو ستمگار ہیں ہم۔ آپ مظلوم ہیں اور ظالم خونخوار ہیں ہم
تاج۔ یہہ اشارے ہو گئے ہیں گردن چھپانے کے لئے ظلم ہے پھر سراسر دل ابھی تک شبے [illegible]
چپلا۔ کون آیا اس جگہ موتی چرانے کے لئے
تاج الملوک۔ دے گواہی گر کوئی چوری بتانے کے لئے

چترا — ایک چوری کیسی آپکی پیشانی پہ چمکتی بدکاری عیاری۔
برادر خواری ہر ایک عیب کی نمو داری
تاج — تم بڑی انصاف والی سرکار نظر آتی ہو۔ بندے کو چور جواری ٹھیراتی ہو۔ یا کوئی گواہ بھی بناتی ہو۔
چترا — گواہ آپ کا ابھی نیک کام ہو جائے۔
تاج — بغیر داموں کے بندہ غلام ہو جائے
چترا — دیکھو صاحب خوب سمجھ سوچ لو۔ تم کو غلام ہونے میں کسی صورت انکار نہ ہوگا۔ مجھکو ہر صورت اختیار ہوگا۔ کوئی بی بی ہو یا باندی ہو امیر زادی ہو یا فقیر زادی۔ جس کے ساتھ بیاہونگی۔ تم کو بیاہونگی۔
تاج — ہاں حضور منظور منظور۔
چترا — اگر یہی بات تو لاؤ قول کا ہاتھ۔
تاج — قول تو دیتا ہے بندہ جان کے ساتھ
چترا — بھلا گواہی لے نہ پیش کی۔
تاج — آپ کی عملداری کے سوا چاہیئے جسکی۔
چترا — اگر آپکے والا شہنشاہ ہو گئے آپکے عیبوں کے گواہ۔
تاج — جنابِ عدالت ہے پادل گئی۔
چھوڑ شاہی بابا میری عذر خواہی کیلئے۔ آگئے منگل میں عیبوں کی گواہی کے لیئے۔
چترا — خیر یہ لیجئے اس اپنے باپ کے بھیجے ہوئے نامہ پر شاہی مہر سے تسلی کیجئے

تاج کا نامہ پڑھنا

سب سہیلیاں گانا۔ تو چوری کھلی تمہاری۔ دیو ساری کر گئے نیاری باغ دباڑی لوٹی ساری۔
پرستان کے دلالی تم جواری اڑے بچاری۔ تو چوری
چیلا۔ سنگ تمہارے دلبر پیاری کھیل کھیل بازی ہاری پشیمان تھی بیچاری۔

نرملا چپلا۔ یہ کاری سنی نیاری سنگ سہاری۔ دیوانی بیاری دل شیشے میں اتاری۔ دیو جانے تک کو کنواری۔ تو

چترا۔ چوروں کو تاج کیسا۔ جواری کو راج کیسا۔ بدی کے چلن بیچ چھٹی۔ سرداری۔ چور ہو تم پورے پورے۔

چپلا۔ نرملا۔ آنکھ چرا کر پریاں گھوائے۔ مال چرا کر ہاتھیں لائے۔ پھول چرا کر گھر کو آئے۔ لو چوری کھلی

چپلا کیوں ہم نے اُس روز کیا کہا تھا۔ کوئی شرما جائیگا۔ ہاتھ جوڑو گے ہمارا وہ بھی دن آجائیگا۔

ہم وہ نہیں جو عورت ہے ہم نربانی۔ آجائے میرے سامنے جو پہلوان ہو

نرملا اجی واہ

چترا چپ ہو بے حیاؤ ایک بھلے مانس کو نہ چھپاؤ۔ اے شاہزادے عالی مقام اگرچہ آپ ہار کر ہو گئے ہو ناکام تو میں شہزادی ہوں نہیں پسند فرماتی شہزادی کو بنانا غلام۔ قبول فرماؤ مجھے میری شادی کا پیام

تاج اگر اس غلام پر مہربانی کی نظر توجہ فرماؤ تو دو بول اور کہہ سناؤں۔

گانا اجی سائیں سنو میرے جی کا میں چیرا ہوں اک دیوی کا
دلجان گیا تجھ عاصی کا جو مطلب ہے اس شہزادی کا۔ اجی حال۔
یہ باعث ہے لاچاری کا پوجا کام ہے پوجاری کا۔ مجھے حکم نہیں ہے شادی کا۔ دل جان گیا تجھ عاصی کا۔ اجی حال۔

چترا زبانی۔ اجی حضرت آپ بالی بڑھائیے۔ چندن سفید ضرور لگائیے نظر آئے تو یہ بات بنجاتی یہ بہانا کس نے مارا۔

تاج تم ہمکو زبردستی جھوٹا بناتی ہو جو جی میں آتا ہے فرماتی ہو۔ صاف ظاہر ہے کہ ایک مندر خود سنگل میں نکلے تمام جہان اُس کو جانے۔ گر سنگل کی شہزادی نہ پہچانے۔ حضور جس طور ہو سکے اپنے دل کی تسلی کیجئے کہ میں اس مندر کی دیوی کا پوجاری ہوں یا نہیں؟

چترا ہاں ایسا ہی ہے۔ تو ہم چلینگے مندر کے درشن کو مہاراج کے ساتھ۔

اگر تم ان سے غالب ہو گئی تمہاری بات تو دیبی ہول قول کا مجھ
خود مہا دیوی فرمائے تو شادی کروں - ورنہ تیری اس غلامی
پن سے آزادی کروں -

گانا دیوی کے مناؤں - ریتاں نہیں آج آمنڈ بھری - اس گھڑی
پھول چڑھاون واکے - دوارے بندی تیرتھوں کی دیوی جا

پردہ - پانچواں
مندر

اندر سے گاتے نکلنا سب کا

اودیوی تورے دوار شاہی دربار - پوجن بھجن کرن آئے -
منشا اُن کی پورن کرن سونیکا - چھتر دیوے بندھائے -
تلسی تیر منبل چندن ان دھن جل جان وہ چل پھول پوجن
چڑھانے آرتی گائے -
اور جو تو مانگے ترت تو ہے وہ دیویں منگائیں -

بکاؤلی کا مندر کے اندر سے گانا

بکاؤلی - تم کون بشر ہو کہاں سے آئے اورے آدم زاد
کس فکر میں ہو کس ذکر میں ہو کیا چاہتے ہو امداد - تم کون
کس طور سے تم کو عیاں ہوا جگ دیوی کا اُتار -
کس بتا دیا اور پتہ دیا اس مندر کا اوتار - تم کون
وزیرزبانی اے مہا بجھوانی کرپا کی نشانی - تاج الملوک نامی آپکے چیلے کی
زبانی سنکر پیت کے مہاراجہ بہادر نے بھیجا ہی ساتھ کئے شہزادی
کو وہ درشن کرنے آئے یہیں شہزادی کے منشا لی - وہ جو لکھ
دھرتے آئے ہیں -

بکاؤلی کہاں ہے وہ شہزادہ [illegible] خود ہمارے ملنے آن کر ہاری
اگر ہم پر سچا بھروسہ لائیگی۔ تو البتہ اپنے دل کی مراد پائیگی

چھترا گانا۔ آساساری جی کی پورن جائیے ہے جیا مچا اے تاج الملوک چھپے سے بھی کچھ سلوک۔ گو دیکھو پھرے لگن ٹھہرائیے۔ آساساری جی

بکاؤلی کہاں ہے وہ چیلا البیلا ہمارا۔ یہ سچ بات کہتی ہے کیا او پارہ۔

تاج میں حاضر ہوں سرکار چیلا تمہارا۔ اچانک جو گلشن سے بلبل سدھارا
کہیں ایک صیاد کا تھا گذارا۔ نہ سمجھا شکاری کا پھندہ اشارا
بُرے پیچ میں آن کر قول ہارا

بکاؤلی وہ ہارا ہؤا قول کر آشکارا

تاج دیوی کرے منظور تو ہو جائے گی شادی

بکاؤلی منظور ہے وہ کار لو ہم نے بھی رضا دی

بکاؤلی کا مندر سے ایک آواز کیساتھ نکلنا

گانا۔ یا گر یمنا یار جیمنا۔ مورا نادر گلبدن تھا جو سنگ۔ آج رنگ لایا اصلی ڈھنگ پیتم پیارے ہمارے یہاں آ لے آج سوٹن پیاری کے پھول کھلے۔ ہمری آنکھیں ہوئیں مفت میں بدنام۔ کیجے تمام نیک کام۔ یا گر یمنا یار جیمنا۔

مہاراج زبانی پروردگار یہہ کیا ہے اسرار یہہ کیسی مہا دیوی ادر بھی فریبی ہمیشہ مندروں میں بے جان صورت پائی۔ یہہ جاندار مورت کہاں سے آئی۔

بکاؤلی گانا میں دکھیا نہیں آئی بھائی رے۔ شان خدا موہے کھینچ لائی۔ نو یہہ خاک جمائی بجھائی رے۔ راکھ کے اندر آگ دبی تھی آج ہوا نے اُڑائی۔ بجھائی رے میں دکھیا
اس کو بھی ہو جانتی یہہ کون ہے ؟

بکاؤلی۔ میں نہیں پہچانتی یہ کون ہے؟

وزیر۔ الفت تمہارے چیلے کی کیا دل سے ڈھل گئی۔

بکاؤلی۔ وہ خواب کی تھی بات پر اب آنکھ کھل گئی۔

وزیر۔ پر یہہ تو کہو تو کون ہے زمینی ہے یا آسمانی ہے یا جنات کی جانی ہے

بکاؤلی جن کو کیا جانے خاک کا ڈھیلا۔

چیلا۔ جانتا ہے یہ آپکا چیلا۔ بچپن سے ہر پریوں میں کھیل گل کھلائے بکاؤلی کھیلا

بکاؤلی۔ کس طرح یہ بات جانی آپ نے

نرملا۔ نامہ اک بھیجا ہے اس کے باپ نے۔

چیلا۔ گر نہ جانا ہو پری کے چور کو اب جان لو۔

بکاؤلی۔ پھول ہے جسکا چرایا اُسکا بھی پہچان لو۔

گانا۔ وُہ پھول والی پری دیکھ لو ذری۔ میری جان چھوٹی قید سے دکھ بھری پری ہوں۔ ملا گیو آگے آخری میلوں سے میل۔ جو غیر پاکے گرد دیکھ نوری۔ اور پھول والی۔

سہیلیاں آہا آہا بکاؤلی درجہ میں عالی اندرسن والی

چیترا شکر ہے جناب باری بڑی قسمت ہماری جو اندر دیوتا کی پری پیاری ہم کو درشن دینے آن سدھاری

مہاراج۔ اے پری تو مندر میں کس لئے آن پڑی

بکاؤلی۔ جناب عالی

گانا۔ اُن کی محبت پیار میں پنڈی پھنسی آزار میں۔ اندر نے دی یہ بد دعا دی پتھر ہوں سنگلہ میں جب تک اپنی ذات کی عورت سے قول ہارا نہو۔ بے کس نہو۔ بے بس نہو۔ لاچار دکھیارا نہو۔ مجھسے رضا پاکر اُدھر شادی پہ یہ پیارا نہو۔ وان تک ہمارے جسم کو پتھر سے چھٹکارا نہو چلا ہوا نئی دولت لوٹی میں پتھر سے چھوٹی۔ میں پتھر سے چھوٹی تجھ سا جن کے مہر و دیا سے دکھ کی منگلی میری چھوٹی۔ میں اری ہم خوار ہو [illegible] ہو [illegible]

اندر کی راج سے دھرتی تک آوارہ ہوئے۔
تیرے موتی کے سبب جو گنہگار ہوئے۔
تجھے ہم دیوی بنا پوجا کو تیار ہوئے
تو کیوں اِن پر مری بیٹھی ستیاناسی کر بیٹھی

سہیلیاں۔ گانا۔ کوئی رب کی مرضی کیا جانے۔ دنیا مطلب اپنا جانے

بکاؤلی۔ جو جس پر بنا بیتی ہے وہ جانے یا مولا جانے۔ کوئی رب کی تو کیا جانے
جو میں جانوں۔ فرمایا راجہ اندر نے
نوری میں نور سما جانے جب آدم سے آدم پا جانے۔
جب رنگ سے رنگ ملا جانے جب سنگ سے انگ چھڑا جانے۔
کوئی رب کی مرضی۔

تاج زبانی۔ ہائے ہائے یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ سُن رہا ہوں۔ افسوس کہ میں آنکھوں سے اندھا۔ کانوں سے بہرا کیوں نہیں ہو جاتا۔

بکاؤلی۔ نہیں نہیں پیارے بد دعا منہ سے نہ نکالو۔ پھر دوبارہ آفت میں نہ ڈالو۔ میں تم کو آزماتی تھی۔ امتحان کے ترازو میں لاتی تھی۔ اس پہلی محبت کی ٹٹول لگاتی تھی۔

تاج۔ واہ صاحب اچھا آزماتی ہو۔ کبھی جلاؤ کبھی مسیحا بن جاتی ہو۔

بکاؤلی۔ میری جان۔
جب تو نے پرستان سے گل میرا چرایا۔ دیکھوں اکبار تجھے دل میں مگر یاد آیا
جب دیکھا تو دل آیا بدل اسکا یہ پایا۔ بندی سے ہمیشہ کو پرستان چھڑایا
اب کسکا سوائے تیرے آدھار کروں میں۔ اب تیرے سوا کون جسے پیار کروں میں
تو کیوں رنج کرتا ہے میری لئے۔ تو میرے لئے ہے میں تیرے لئے

تاج الملوک۔
اگر میں جانتا پیاری کہ آفت تجھ پہ آنی ہے۔ میری خاطر وطن چھوٹا یہ قہر آسمانی ہے
گناہ چھپتا نہیں اس کی سزا کرو جو پانی ہے۔ ثبوت اسکا ہے یہ دونوں ہے گزشتی کہانی ہے
نہ چھپا منتا تجھ کو دل سے بے خبر بیٹھے۔ غضب ہے مگر آگے ہی نہیں کرتے بشر جیلے

تونے احسان جو مجھ چھوڑ آئے پہ جو عوض اسکا [illegible]

بکاولی - تو اب اتنی بات مان جسکا ہمارے سر پہ ہوا احسان - اس سے شادی کا ہاتھ ملا کر خوشی کا ساتھ

تاج - کیا ہوا احسان جو کرے کوئی شادی کا ارمان

بکاولی اگر تجھ کو یہہ شہزادی وا ئیں نہ لاتی اور قول کا بیڑا نہ اُٹھواتی - تو میں پتھر سے چھٹکر ہرگز تجھ کر نہ پاتی -

تاج جو تیری رضا ہے وہ میری رضا جس میں تو راضی اُس میں ہیں راضی میرا خدا راضی -

اے شہزادی میری گذری ہوئی خطائیں معاف کر - دل میری طرف سے صاف کر -

چترا - دلی مطلب جو حاصل ہوا اس سبب سے خود بخود صاف میرا دل ہوا

تاج - بندہ تابعدار ہے - غلامی کو تیار ہے -

بکاولی - مہاراج تشریف لائیے اور شادی کی خوشوقتی سناہے -

مہاراج - خدایا ہمیشہ انہیں شاد رکھنا ✽ چمن ان کا پھولوں سے آباد رکھنا -

سب کا - گانا - کیا حیلہ پایا غیبی شادی کا راجہ اندر گن بھرا -
خاکی نوری مانے گُن تیرا جگ پورا شاہنشاہی کا -
چھوٹا غم لوٹا سنگ پری کا کیا کھلا اندر بلی کا کر دیا
ہمری راج پتری چتر چترا کی دیکھ چترائی میل ملایا نویا ع
اربن کھربن جگ جیے پدمن سنگھمن گلشن بنے بنے نرگس سوسن گھنے گھنے
سُنئے سنے ان میں سے بنی بنے دو گل چنے چنے - کیا حیلہ پایا -

تیسرا باب ختم ہوا

تمام شد

نوٹ طبع کامل مع نثر ڈراما چھپکر فروخت ہو رہے ہیں

نام کتاب	نام مصنف	
مار آستین عرف ہملیٹ	مصنفہ سید مہدی حسن خاں صاحب احسن لکھنوی	۱۲ر
رومیو جولیٹ مشہور گلنار فیروز	ایضاً	۹ر
گلستان عصمت چندراولی نیک نیت	"	۱۰ر
مرچنٹ آف وینس عرف دلفروش	"	۱۲ر
آئینہ سکندری عرف جام جہان نما	مصنفہ سید عباس علی صاحب	۸ر
خورشید رو سینہ عرف گل رو زینہ	"	۱۰ر
آب ابلیس	" منشی محمد اسواد صاحب	۱۲ر
مہاراجہ گوپی چند	" سید عباس علی صاحب	۱۴ر
شہزادہ ممتاز سوال اول	" لفٹیننٹ رائے صاحب	۱۲ر
دوم	"	۱۲ر
مکمل قتل نظیر	" بے تاب	۹ر
اوجین نگری عرف مہاراجہ بھرتھری	" ذائق	۱۰ر
کنک تارا		۹ر
اسیر حرص	" آغا حشر	۱۲ر
نئی پیترا بکاؤلی	" دادی کرسیں	۹ر
چندر سین وکملاوتی	" پنڈت ہرگوبند صاحب	۸ر
مکر ابلیس عرف ستم ہامان	" موری لائٹ تھیٹریکل کمپنی	۴ر
عاشق صادق عرف ہیر رانجھا	" رونق	۴ر
بدر بادشاہ ایران وجوہر شہزادی	" چراغ	۲ر
افسون عشق	میر حسین خاں بلبل	۳ر
گل وصنوبر	مصنفہ غلام علی	۳ر
شہزادہ گل رو وسیم	ایضاً	۲ر
فتح جنگ ۱۲ر مالن کی بیٹی ۱۲ر زنجیر گوہر		۱۲ر
سفید خون ۱۲ر ظلم وحشی ۱۲ر دھوپ چھاؤں		۱۲ر

علاوہ ان کے اور بہت سے اصلی ناٹک زیر طبع ہیں

نوٹ ناٹک بمبئی۔ آگرہ۔ پنجاب ہر قسم کے اس دوکان میں برائے فروخت موجود ہیں۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ٭

ملک شاہ دین خلف ملک امیر الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

تم لاکھ کہے جاؤ کہ دیکھا ہے نہ ... آنکھیں یہ تیری کہتی ہیں کچھ ہیں کہیں دیکھا

مفصلہ ذیل کتب

ایک نہائت دلچسپ طرز میں لکھی گئی ہیں جو قابل دید ہیں

ترانے ٹھمریاں کافیاں غزلیں اور عمدہ عمدہ نازک خیال انمیں درج ہیں رنگین مزاج اصحاب ضرور پڑھیں

نام کتاب	قیمت	کیفیت
عروس حسین عرف بہار گلشن ۷	جلد	۲۱۰ حصہ فی جلد ۲ر مکمل .. ۷ جلد ۱۴ر
حسینوں کی ترچھی نظر چہار حصہ ..	عہ ر	جس میں نہائت عمدہ ترانے ٹھمریاں اور غزلیں درج ہیں
فتنہ محشر یعنے مجموعہ قوالی ..	۱ر	.. .. " .. .. ..
ترانۂ محفل ۲ حصہ اول ۲ر دوم ۲	۲ر	.. .. " .. .. ..
حسینوں کے ناز مکمل چہار حصہ ..	۸ر	.. .. " .. .. ..
فریاد بلبل	۳ر	.. .. " .. .. ..
کلیات میراں شاہ	۸ر	اس میں کافیاں اور غزلیں اعلیٰ پیرایہ میں لکھی ہیں
دیوان نجات العاشقین	۲ر	.. .. " .. .. ..
مجمع اشعار	۲ر	.. .. " .. .. ..
گلشن عشرت فردوس حصہ اول ..	۲ر	نازک خیالوں کا مجموعہ اردو پنجابی
" " " " دوم ..	۲ر	.. .. " .. .. ..
تحفہ بے نظیر	۵ر	دیوان حافظ کا ترجمہ پنجابی نظم میں ہے
باغ کلام اکبر حصہ اول	ہر	جس میں نعتیہ اشعار و ترانہ وغیرہ درج ہیں ..
" " دوم ہر سوم ۶ر چہارم	۶ر	.. ..
چمن مناقب حصہ اول	ہر	یعنے ممتاز پوربی کی غزلوں ترانوں و ٹھمریوں کا قابل دید مجموعہ ہے
" " " دوم	۴ر	.. ..
" " " سوم	۶ر	.. ..
" " " چہارم	۸ر	.. ..
نگینہ نعت اول ہر دوم ..	ہر	ہر سہ کتب جدید طبع ہوئی ہیں۔ نہائت
نگینہ نعت	ہر	اعلیٰ اور رنگین نعتیہ غزلیں درج ہیں
مدینۃ النعت	ہر	ضرور ملاحظہ فرماویں۔

ملک شاہ دین خلف ملک میراں دین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور